

دھانی آنچل۔۔ از قلم زرش نور۔۔ کتاب نگری

Posted On Kitab Nagri

www.kitabnagri.com



www.kitabnagri.com

کتاب نگری

www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

samiyach02@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Page/Social Media Digest

Fb/Pg/Kitab Nagri

samiyach02@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

Posted On Kitab Nagri

ناول ”دھانی آنچل“

از قلم زرش نور



ہر طرف سناٹوں کا راج تھا۔ رات کی تاریکی میں دو ہیولے تیز تیز قدم اٹھاتے آگے بڑھ رہے تھے۔ رات کی تاریکی میں وہ دونوں رات کا ہی حصہ لگ رہے تھے۔

بھابھی جلدی چل ے اگر سیفی بھیا آگ ے تو ہماری خیر نہیں ہے۔ مشال مجھے بہت ڈر لگ رہا ہے۔ آؤ لوٹ چلیں۔

www.kitabnagri.com

بھابھی اب تو صرف دو منٹ کی دوری ہے۔ اب ہم ایسے ہی واپس نہیں جائیں گے۔

مشال اگر اس نے ہماری بات نہ مانی تو ہم کیا کریں گے۔

بلیک عبایا میں دونوں کی صرف آنکھیں نظر آرہی تھیں۔

Posted On Kitab Nagri

دونوں اس وقت ڈر خوف اور بے یقینی جیسی صورتحال سے دوچار تھی۔ نہ جانے جس کے پاس مدد کے لئیے جارہے ہیں۔ وہ ان کی مدد کرے گا بھی کہ نہیں۔ آخر وہ بھی تو سیفی کا سب سے آچھا دوست اور اس کا چوہدری صاحب تھا۔ جس پر سیفی آنکھیں بند کر کے یقین کرتا تھا۔ کیا وہ آج ان دونوں کی وجہ سے سیفی سے جھوٹ بولے گا۔

اب دونوں کے قدم سست پڑ گئیے۔ سامنے ہی چوہدری از لان کا ڈیرہ تھا۔ جس وقت سارا گاؤں اندھیرے میں ڈوبا سو رہا تھا۔ اس وقت اس ڈیرے پر دن سا سماں تھا۔

مشال اعتماد سے چل رہی تھی۔ جبکہ اس کے پیچھے چلتی اریبہ کو اپنے پیروں سے جان نکلتی محسوس ہو رہی تھی۔ ڈیرے کے پاس پہنچ کر سامنے کھڑے گارڈز کو مشال نے از لان چوہدری سے ملنے کو کہا۔ تو ان دونوں نے سر سے پیر تک ان دونوں کو دیکھا۔ کیوں ملنا ہے؟ کچھ کام ہے۔ ان میں سے ایک گارڈ اندر کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر کے بعد وہ باہر آیا اور ان دونوں کے لئیے گیٹ وا کر دیا۔ اندر ایک اور آدمی کھڑا تھا۔ اس نے ان دونوں کو سامنے موجود کمروں میں سے ایک کمرے میں جانے کو کہا۔

www.kitabnagri.com

وہ کمرے میں داخل ہوئی تو از لان چوہدری کروفر سے ٹانگ پہ ٹانگ جمائے بیٹھا تھا۔ وہ اپنے پیچھے کھڑے اپنے خاص آدمی پاشا کو موبائی ل پر کچھ دکھا رہا تھا۔ ان دونوں کے اندر داخل ہونے پر اس نے بغیر دیکھے ان دونوں کو ہاتھ کے اشارے سے سامنے پڑی چار پائی پر بیٹھنے کو کہا۔ مشال اور اریبہ آج پہلی بار از لان چوہدری کو دیکھ رہی تھیں۔ جو کہ بلیک قمیض شلوار میں ملبوس گلے میں گرے چادر ڈالے بے نیاز سا بیٹھا تھا۔ بولئیے کیا مسئی لہ جو اس وقت آپ لوگوں کو یہاں آنا پڑا۔ مشال نے اریبہ کو بولنے کا اشارہ کیا۔ اریبہ نے کانپتی آواز میں

Posted On Kitab Nagri

بولنا شروع کیا! میں سیف منصور کی منکوح ہوں۔ کل آپ۔۔۔۔۔ نے جس شخص کو ہمارے گھر کے قریب سے پکڑ کر لائے ہیں۔ جس کے بارے میں سیف نے بتایا کہ وہ کسی لڑکی کے پیچھے ساتھ والے گاؤں سے آیا۔ وہ۔۔۔۔۔ وہ۔۔۔ لڑکی میں ہوں۔

میرا اس شخص سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ وہ مجھے اور میری ماں کو وہاں تنگ کرتا تھا۔ اس لڑکی سے ہم لوگ وہ گاؤں چھوڑ کر یہاں چلے آئے۔ لیکن میں۔۔۔۔۔ چاہتی ہوں اس بات کا سیف کو نہ پتہ چلے۔ کیوں؟۔۔۔۔۔

اس کے کیوں کے جواب میں اریبہ خاموش ہو گئی۔ کیونکہ۔۔۔۔۔ اس شخص کے پاس میری کسی شادی میں کھینچی گئی تصاویر ہیں۔ اور اگر اس نے سیف کو وہ دیکھا دیں تو وہ مجھے چھوڑ دے گا۔

اب وہ کچھ بھی نہ بولا۔ جب ان کے درمیان خاموشی کے سلسلے نے طول پکڑا تو۔۔۔۔۔ مثال بولی چلو بھابی چلیں۔ اس نے غصے بھری نظر از لان چوہدری پر ڈالی۔ وہ سمجھ گئی کہ وہ ان کی مدد نہیں کرے گا۔

اس کی آواز پر از لان چوہدری نے نظر اٹھا کر اس کی طرف دیکھا جو دوسری لڑکی کا ہاتھ پکڑے اسے چلنے کے لئے بول رہی تھی۔

از لان چوہدری نے اپنی بڑی بڑی بھوری آنکھیں اس لڑکی پر جمادیں۔

پاشا ان لوگوں کو ان کے گھر تک چھوڑ کر آؤ۔

Posted On Kitab Nagri

مشال غصے میں اریبہ کو کھینچتی ہوئی ی وہاں سے لے گئی۔

واپسی کا سفر پاشا کی موجودگی کی وجہ سے خاموشی میں کٹا۔ گھر کا تالا کھول کر وہ اندر داخل ہوئی یں تو اریبہ چارپائی پر بیٹھ کر پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی۔

مشال عبایا اتار کر اس کے برابر بیٹھ گئی۔ ہا بھی آپ پریشان نہ ہوں۔ میں بھائی کو سمجھا لوں گی۔

اریبہ نے نفی میں سر ہلایا۔ وہ میرا یقین نہیں کر گا۔ آپ ایسے ہی وہمی ہو رہی ہیں کچھ نہیں ہو گا۔

تم پہلے مجھے نہ یہ آپ جناب کہنا چھوڑو نہ جی نہ میں نے تو آج کے بعد بھا بھی ہی کہنا ہے۔ مجھے سیفی بھیا کی طرف سے سخت قسم کے آرڈر ہوئے ہیں کہ چونکہ آپ محترمہ مجھ سے عمر میں پوری تین سال بڑی ہیں اس لئے مجھے آپ کو ادب سے بولنا چائی ہے۔ تبھی اندر سے سکینہ آنٹی کی کھانسنے کی آواز آئی تو مشال روتی اریبہ پر ایک نظر ڈال کر اندر کمرے کی طرف بڑھ گئی۔

گلاس میں پانی ڈال کر انہیں سہارا دے کر گلاس ان کے لبوں سے لگا دیا۔ حلق میں پانی جاتے ہی ان کا کھانسی کا دورہ ختم ہو گیا۔ انہوں نے ایک تشکر بھری نظر مشال پر ڈالی اور آنکھیں موند لیں۔

دروازے پر دستک کی آواز سن کر مشال باہر آئی تو اریبہ دروازہ کھولے کھڑی تھی۔ جبکہ سامنے سیف منصور کھڑا تھا۔

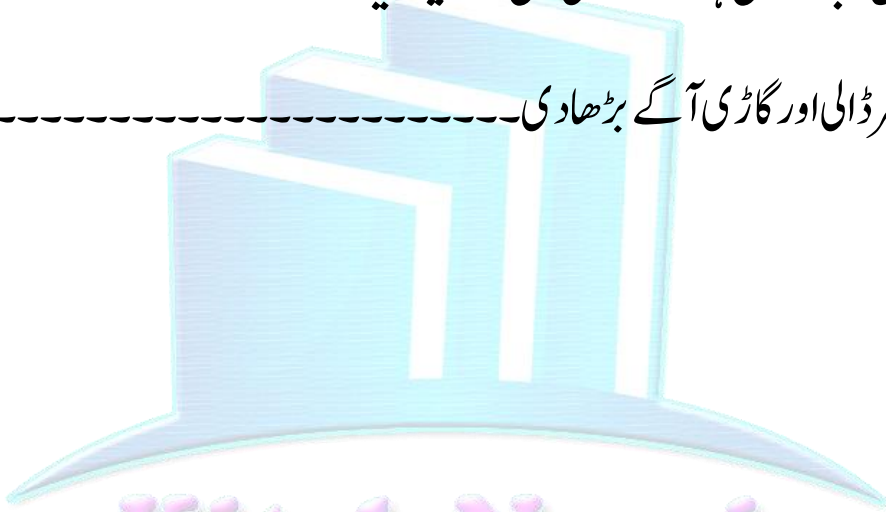
Posted On Kitab Nagri

مشال کو بھیجو۔ اس کی بات سن کر مشال پہلے ہی باہر آگئی اور اریہ کو گلے لگا کر باہر آکر سیف کی گاڑی میں بیٹھ گئی۔ جبکہ اسکے پیچھے آتا سیف واپس پلٹ کر دروازے تک گیا۔ جہاں اریہ کھڑی انہیں جاتا دیکھ رہی تھی۔ سنو۔ سیف کی آواز پر اریہ نے سوالیہ نظروں سے اس کی طرف دیکھا۔

تم روتی رہی ہو؟۔ اس کی بات پر اس نے نظریں چرائیں۔ نہیں میں تو نہیں روئی وہ اٹک اٹک کر بولی۔

اس کی بات پر وہ گردن اثبات میں ہلاتا ہوا گاڑی میں آکر بیٹھ گیا۔

اس پر ایک الوداعی نظر ڈالی اور گاڑی آگے بڑھادی۔



پاشا!

جی چھوٹے چوہدری۔

یہ دوسری لڑکی سیف کی بہن تھی۔ جی چوہدری جی۔ پاشامؤدب بنا کھڑا تھا۔

نام کیا ہے؟

Posted On Kitab Nagri

مشال۔ آج کے بعد یہ نام کسی کی زبان پہ نہیں آنا چائیے۔

پاشابات سمجھتا ہوا اثبات میں سر ہلا گیا۔۔

سامعیہ چوہدری شہر سے ایم ایس سی کر کے لوٹی تھی۔ وہ از لان چوہدری کی بچپن کی منگ ہے۔ شجاع چوہدری اور زار کی اکلوتی لاڈلی بیٹی۔ ناز و نعم سے پلی بڑھی۔ انتہا کی خود سر اور منہ پھٹ لیکن از لان چوہدری کے لئیے اس کی محبت کسی سے ڈھکی چھپی نہیں تھی۔ اسی لئیے فیصلہ ہوا تھا کہ اس بار وہ گھر لوٹے گی تو دھوم دھام سے ان کی شادی کر دی جائے گی۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

وہ جب بھی حویلی آتی تھی۔ ہر طرف رونق ہو جاتی تھی۔ از لان چوہدری کی دادی ثریا بیگم بہت ہی خود پسند عورت تھی۔ گاؤں کے لوگوں کی اوقات اس کی نظر میں دو کوڑی کی بھی نہیں تھی۔ جب دل چاہے کسی بھی گھر کی عورتوں کو بلا اپنے گھر کے کام کروالو۔ اور ساتھ میں ہاتھ پہ کچھ رکھتے ہوئے سو باتیں بھی سنانا۔ اپنے ملازموں کو تو وہ منہ ہی نہیں لگاتی تھی۔ سامعیہ چوہدری اور از لان چوہدری میں بھی اپنی دادی کا عکس نظر آتا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

اس وقت سب لوگ از لان کی دادی جنہیں سب بی جان کہہ کر پکارتے تھے۔ سب لوگ ان کے کمرے میں موجود تھے۔ از لان چوہدری بھی معمول کی طرح اماں بی کے کمرے میں آیا۔ لیکن پہلے ہی موڑ پر سامعیہ سے ٹکرا گیا۔ جو اسے سامنے دیکھ کر شرمائی گی گھبرائی سی کھڑی تھی۔ از لان چوہدری سلام کر کے بی جان کی طرف بڑھ گیا۔

دوسری طرف ہمیشہ کی طرح اس کے روڈ رویہ پر سامعیہ کا پارہ ہائی ہو چکا تھا۔ اور وہ وہاں سے واک آؤٹ کر چکی تھی۔

از لان چوہدری میں بگڑے ہوئے رائی لیس زادوں والی تمام باتیں موجود ہیں۔ از لان چوہدری چوہدری حاکم علی کا لاڈلا پوتا ہے۔ ان کے لاڈلے بیٹے سکندر چوہدری کا بیٹا ہے۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

سکندر چوہدری اور شجاع چوہدری اور از لان چوہدری اس وقت حکم علی چوہدری کے کمرے میں موجود تھے۔

بابا آپ نے از لان کو بہت چھوٹ دے رکھی ہے۔ آپ جانتے ہیں کل اس نے میرے دوست کے بیٹے کو بہت بری طرح سے مار پیٹا ہے۔ آج اس کی پاس کال آئی تھی۔ وہ بہت ناراض ہے۔

Posted On Kitab Nagri

حاکم علی نے از لان کی طرف دیکھا۔

از لان بیٹا بولو! باپ کو جواب دو۔ کیوں کیا ہے آپ نے ایسا؟

دادا جی اس نے ہمارے گاؤں کی لڑکی کے ساتھ بد تمیزی کی تھی۔ سکندر سن لیا ہے۔ اپنے دوست کو بتانا آج کے بعد اگر اس کے بیٹے نے ایسی کوئی حرکت کی تو وہ یہاں سے زندہ نہیں جائے گا۔

بابا آپ بے جا اس کی حمایت کر رہے ہیں۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

حکم علی نے ایک نظر از لان پر ڈالی۔ تم دونوں تو پتہ نہیں کس پر چلے گئے ہو۔ لیکن میرا پوتا میرا غرور ہے۔

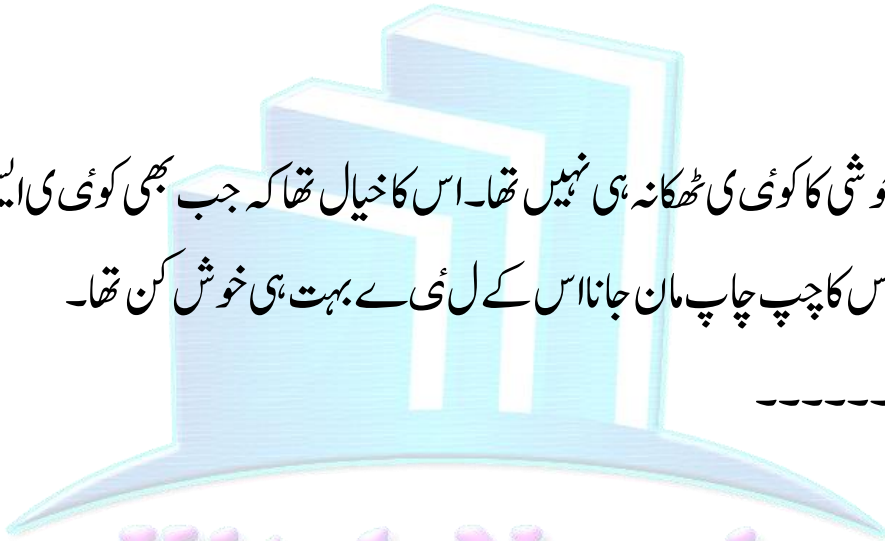
اور ہاں میں نے فیصلہ کیا ہے کہ اس بار سامعہ اور از لان کی باقاعدہ منگنی کر لیتے ہیں۔ اور پھر الیکشن کے بعد شادی بھی ہو جائے گی۔

Posted On Kitab Nagri

ان کی اس بات پر سکندر اور شجاع خوش ہو گئی۔

جبکہ از لان کچھ بھی کہے بغیر وہاں سے اٹھ کر چل دیا۔

سامعیہ چوہدری کی تو خوشی کا کوئی ٹھکانہ ہی نہیں تھا۔ اس کا خیال تھا کہ جب بھی کوئی ایسی بات ہوگی از لان منع کر دے گا۔ لیکن اس کا چپ چاپ مان جانا اس کے لئے بہت ہی خوش کن تھا۔



مشال گاؤں کی پگڈنڈی پر پہنچی تو سامنے ہی چوہدری از لان کھڑا تھا۔ جب کہ اس کے آدمی پاشانے ایک لڑکے کو زود کو بکھڑا ہوا تھا۔ مشال ایک درخت کی اوٹ میں ہو گئی۔ چوہدری از لان گاڑی کے ساتھ ٹیک لگائے سیگریٹ پھونک رہا تھا۔ وہ وہاں ایسے کھڑا تھا جیسے اس کے سامنے ہو رہے منظر سے وہ قطعاً بے خبر ہے۔ مشال نے اب اس سے نظریں ہٹائے پاشا کی کاروائی ملاحظہ کرنے لگی۔ پاشانے اس لڑکے کی گردن پر چاقو رکھا تو مشال دونوں آنکھیں میچ گئی۔ تھوڑی دیر کے بعد اس نے آنکھیں کھولی تو سامنے کچھ بھی نہیں تھا۔ از لان چوہدری کی گاڑی کے سوا۔ مشال نے چاروں اور دیکھا لیکن کوئی نظر نہ آیا۔ وہ جانے کے لئے مڑی تو کسی

Posted On Kitab Nagri

سے ٹکراتے ٹکراتے بچی۔ اس شخص کے چہرے پر نظر پڑتے ہی وہ زرد پڑ گئی۔ وہ منہ میں سیگریٹ دبائے ہاتھوں میں پسٹل تھامے اسے چیک کر رہا تھا۔ مشال کے دیکھنے پر اس نے آنکھ اٹھا کر اسے دیکھا۔ کیا کر رہی ہو یہاں تم؟ کچھ نہیں۔ اس نے ایک تیز نظر مشال کے چہرے پر ڈالی۔ تو پھر نکلوا اپنے گھر کی طرف اور آج کے بعد اس راستے سے نہیں جانا۔ ”وہ اسے تنبیہی لہجے میں وارننگ دے رہا تھا۔

مشال نے اپنی چادر ٹھیک کی اور گھر کی طرف بھاگنے کے انداز میں چلنے لگی۔ پیچھے کھڑے از لان چوہدری کے چہرے پر اس کی گھبراہٹ دیکھ کر مسکراہٹ دوڑ گئی۔

پاشا! جی چوہدری صاحب۔

Kitab Nagri

از لان چوہدری کو یہ لڑکی چائیے بس ایک رات کے لئے۔ حکم کی تعمیل ہوگی چوہدری جی۔

از لان ہوتھ میں سے آدھ جلا سیگریٹ پھینکتا وہاں سے چل دیا۔

Posted On Kitab Nagri

سیف آج پھر گھر نہیں آیا تھا۔ مشال کب سے اس کے انتظار میں چکر کاٹ رہی تھی۔ وہ جب بھی کہیں جاتا تھا اسے بتا کر جاتا تھا۔ تاکہ وہ گھر میں اکیلی نہ رہے۔ اب رات کے نو بجنے والے تھے لیکن اس کا کوئی ی پتہ نہیں تھا۔ وہ اپنی سوچوں میں بیٹھی تھی تبھی دروازے پہ دستک ہوئی۔ مشال نے سیفی کا سوچ کر دروازہ وا کر دیا۔ لیکن سامنے پاشا کھڑا تھا۔ مشال دروازے کی اوٹ میں ہو گئی۔

تم آؤ میرے ساتھ چلو۔ سیفی کو گولی لگی ہے۔ اس نے تمہیں بلایا ہے۔

مشال کا تو بھائی کی کاسن کر حواس ہی قابو میں نہ رہے۔ وہ آنسو بہاتی جلدی سے اندر سے چادر لے کر دروازے کو تالا لگا کر باہر نکل آئی۔ پاشا کے ساتھ گاڑی میں بیٹھنے کے تھوڑی دیر بعد اسے کچھ غلط ہونے کا احساس ہوا لیکن وقت ہاتھ سے نکل چکا تھا۔ اس نے ڈرائی یونگ سیٹ پر دیکھا تو پاشا کی جگہ وہاں کوئی اور تھا۔ لیکن اس سے پہلے وہ کچھ سمجھتی اس کا دماغ اندھیرے میں ڈوب چکا تھا۔

اس کو جس وقت ہوش آیا اس نے خود کو نرم گرم بستر میں پایا۔ وہ تیزی سے اٹھی اور دروازے کی طرف بھاگی لیکن وہ لاک تھا۔ کافی دیر دروازہ پیٹنے پر بھی جب باہر سے کوئی آواز نہ آئی تو مشال وہیں بیٹھ گئی اور گھٹنوں پر سر رکھ کر بے آواز رونے لگی۔

Posted On Kitab Nagri

اسے رہ رہ کر سیف کا خیال آ رہا تھا۔ نہ جانے وہ کہاں تھا۔ تبھی دروازہ کھلا اور از لان چوہدری چہرے پر شیطانی مسکراہٹ کے ساتھ کمرے میں داخل ہوا۔

اسے دیکھ کر مشال کا فشارِ خون بڑھا اور وہ چیل کی طرح اس پر جھپٹی۔ اس کے منہ پر ناخنوں سے وار کرنے کے بعد اس نے اس کا گریبان پکڑ لیا۔ لیکن اب وہ سنبھل چکا تھا۔ اس نے اس کے دونوں ہاتھوں کو اپنی مضبوط گرفت میں لیا۔ اور اسے دروازے کے ساتھ پین کر دیا۔ غصے سے مشال کا چہرہ لال پڑ گیا۔ اس نے پوری طاقت لگا کر اپنے ہاتھ اس کی گرفت سے آزاد کروائے۔ اور اس کے سینے پر ہاتھ رکھ کر اسے زوردار دھکا دیا۔ لیکن وہ اپنی جگہ سے ایک انچ بھی نہیں ہلا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

اس نے ایک گہری نظر مشال پر ڈالی۔

مشال کا دل کیا اس کی آنکھیں نوچ لے۔ مشال نے اسے تھوڑا سا پیچھے ہٹتے دیکھ کر وہ اس کی سائیڈ سے نکلی اور اس سے پہلے از لان کچھ سمجھتا اس نے بیڈ کے سائیڈ ٹیبل سے ایک بھاری واز اٹھایا اور کھینچ کے سامنے موجود شیشے پر مارا۔ جس سے شیشہ کہیں ٹکڑوں میں تقسیم ہو گیا۔ واز ہاتھ سے پھینک کر اس نے شیشے کا ایک ٹکڑا اٹھالیا۔

Posted On Kitab Nagri

اگر میری طرف ایک اور قدم بڑھایا تو میں خود کو ختم کر دوں گی۔ اسی دوران مشال کی چادر کہیں گر گئی۔ اس کے سنہری بال بکھر گئے۔ اس کا سراپا نمایاں ہو گیا۔ جو از لان چوہدری کے جذبات کو بڑھاوا دے رہا تھا۔

لیکن اس نے غور کیا اس کے آنسو اس کے گالوں پر لڑی کی طرح گر رہے تھے۔

از لان چوہدری نے آگے بڑھ کر چادر اٹھائی اور دور سے ہی اس کی طرف اچھالی۔ مشال نے جلدی سے چادر لے کر اپنے گرد لپیٹ لی۔ لیکن اس دوران اس کا دھیان بٹا اور از لان چوہدری اس کے سر پر پہنچ چکا تھا۔ اس نے اس کا شیشے والا ہاتھ پکڑ لیا اور ایک جھٹکا دیا اور شیشہ دور جا گرا۔

www.kitabnagri.com

اس نے مشال کے بالوں کو ایک زوردار جھٹکا دیا۔

جس سے مشال کی دبی دبی سی چیخیں نکلی۔

Posted On Kitab Nagri

مشال نے اس سے اپنا آپ چھڑانے کی کوشش کی لیکن سب بے سود رہا۔

اسی دوران مشال کے گلے میں پڑا ہارٹ شیپ والا لاکٹ کھلا۔ اور اس میں سے سیف کی تصویر ازلان کی آنکھوں کے آگے لہرائی تو اس نے دھکا دے کر مشال کو بیڈ پر پھینکا۔

اس سے پہلے مشال کچھ سمجھتی وہ بیرونی دروازے کی طرف مڑ گیا۔

جلدی سے باہر آ جاؤ تا کہ تمہیں تمہارے گھر چھوڑ آؤں۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

پیچھے مشال حیرت کابت بنے اسے دیکھنے لگی۔

ازلان شاہ نے روتی دھوتی مشال کو جنجھلا کر دیکھا۔ اب کیا مسئی لہ ہے۔ چھوڑ تو رہا ہوں تمہیں تمہارے گھر۔

Posted On Kitab Nagri

مشال نے ایک نظر اس کٹھور شخص پر ڈالی۔ اس کی اس شخص سے نفرت میں اور اضافہ ہوا۔

جبکہ اشلان شاہ اپنی بدلتی حالت پر خود ہی جھنجھلایا ہوا تھا۔ اسے لگ رہا تھا یہ لڑکی اس کے حواسوں پر چھا رہی ہے۔ اس نے ڈرائی یونگ کرتے ہوئے ایک نظر اس پر ڈالی بلیک چادر میں اس کی دودھیارنگت کچھ اور نمایاں ہو رہی تھی۔ از لان شاہ نے اپنی نظریں پھیر لیں مبادا اسے چھوڑنے کا فیصلہ وہ بدل نہ دے

اسے گھر کے دروازے پر اتار کر زن سے گاڑی آگے بڑھالے گیا۔ اسے اپنے آپ سے وحشت ہو رہی تھی۔ اس نے بہت سی لڑکیوں کے ساتھ راتیں گزاری تھی۔ لیکن ان کی مرضی سے۔ اسے لگا تھا وہ اسے بھی منالے گا۔ لیکن یہ لڑکی تو جنگلی بلی تھی۔ جس نے اسے نوچنا شروع کر دیا۔ کافی دیر گاڑی کو ایسے ہی دوڑاتے ایک جگہ پر اس نے گاڑی روکی اور سیگریٹ سلگا کر مرمر میں اپنے منہ اور گلے پر موجود مشال کے ناخنوں کے نشان دیکھنے لگا۔ ”جنگلی بلی“ وہ منہ ہی منہ میں بڑبڑایا۔ اس کا دلکش سراپا اس کی آنکھوں میں لہرایا تو خود بخود اس کے ہونٹوں پر مسکراہٹ دوڑ گئی۔

وہ تالا کھول کر اندر داخل ہوئی تو خود کو گھسیٹتی ہوئی کمرے تک لے کر گئی اور بیڈ پر گر گئی۔ وہ بے آواز رونے لگی۔ نہ جانے کس کی دعاؤں سے وہ آج بچ گئی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

وہ جلدی سے اٹھی اور وضو کر کے جائے نماز پر کھڑی ہو گئی۔ اس کا روم روم عب کا شکر بجالا رہا تھا۔ جس نے اس شیطان کے دل میں اس کے لئے رحم ڈالا۔ اور وہ باعزت واپس اپنے گھر لوٹ آئی۔

رات کے پچھلے پہر سیف گھر آیا۔ مشال نے نیند کا بہانہ کر کے دروازہ کھول کر واپس لیٹ گئی۔ صبح وہ بخار میں پھنک رہی تھی۔ سیف کو از لان کے کسی کام سے شہر جانا تھا۔ اس نے از لان کو کال کر کے بتایا کہ مشال بیمار ہے اس لئے وہ نہیں جاسکے گا۔ اگلے دس منٹ میں وہ سیف کے گھر کے باہر تھا۔ مشال کو تو کوئی ہوش نہیں تھا کہ وہ کس کے ساتھ ہسپتال آئی۔ جبکہ از لان چوہدری کی آنکھیں کسی مقناطیس کی طرح اس کے سراپے سے چٹ گئی تھیں۔

Kitab Nagri

وہ سستی سے بستر پر پڑی تھی۔ سورج سو انیزے پر پہنچ چکا تھا۔ سورج کی کرنیں چھم چھم اندر آرہی تھیں۔ دروازہ کھلا ہونے کی وجہ سے صحن کا منظر واضح تھا۔ جہاں پڑی اکلوتی چارپائی پر سیف بیٹھا اخبار کی ورق گردانی کر رہا تھا۔ ساتھ ساتھ اک آدھ نظر آدھ کھلے دروازے پر بھی ڈال دیتا۔ جہاں سے نظر آرہی چارپائی پر مشال سو رہی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

تھوڑی دیر کے بعد وہ پاؤں میں چپل اڑتے اس کے سر پر پہنچا۔ پیشانی پر ہاتھ لگا کر بخار چیک کیا۔ مشال نے اسے دیکھ کر آنکھیں موند لیں۔ مبادا وہ اس کی آنکھوں سے کوئی اور کہانی نہ پڑھ لے۔

مشال بیٹا اٹھ جاؤ اب۔ مشال نے جھٹ سے آنکھیں کھولی اور جلدی سے اٹھ گئی۔



نہیں میں باہر سے لے کر آیا ہوں لیکن تمہارے اٹھنے کا انتظار کر رہا تھا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

چلیں پھر ساتھ ناشتہ کرتے ہیں۔

وہ دونوں چھوٹے سے بنے کچن میں آگئی۔ جہاں ان کی ضرورت کی ہر چیز تھی۔

Posted On Kitab Nagri

مشال نے ناشتہ لگایا تو سیف بہت رغبت سے کھانے لگا جبکہ مشال بس اس کا ساتھ دے رہی تھی۔ مشال تم اور اریبہ آج بڑی حویلی چلی جانابی جان نے بلایا ہے تم لوگوں کو از لان کی سامعیہ سے منگنی ہو رہی ہے نہ تو کام بھی زیادہ ہے۔ ویسے تو میں تم لوگوں کو کبھی نہ بھیجتا لیکن چونکہ میرے یار کی منگنی ہے اس لئے چلی جانا۔

مشال کے چہرے پر ناپسندیدگی دیکھ کر اس نے تفصیل سے بتایا۔

مشال اور اریبہ گل بانو کے ساتھ کچن میں کھانا بنا رہی تھی۔ آج حویلی میں خوب چہل پہل تھی۔ مشال مطمئن تھی کہ کچن میں کوئی مرد نہیں آتا تھا۔ تبھی زارا بیگم وہاں چلی آئی اور مشال کو حکم ملا کہ وہ سامعیہ کے لئیے کافی لے کر اس کے کمرے میں دے آئے۔

مشال سوچ میں پڑھ گئی کہ کیا کرے۔ پھر چادر سے آچھی طرح چہرہ چھپا کر کچن سے نکل آئی سیڑھیوں سے اوپر چڑھ کر پہلا کمرہ سامعہ کا تھا۔ مشال دستک دے کر اندر داخل ہوئی تو وہ اپنی کسی دوست سے محو گفتگو تھی۔

اسے کافی دیتے ہوئے سامعہ کا ہاتھ کپ کو لگا جس سے کافی چھلک کر اس کے کپڑوں پر گر گئی۔

Posted On Kitab Nagri

جاہل لڑکی یہ کیا کر دیا ہے۔ میرا نیا ڈریس خراب کر دیا ہے۔ وہ غضبناک ہو کر مشال کی طرف بڑھی اور ایک تھپڑ اس کے گال پر جڑ دیا۔

مشال گال پر ہاتھ رکھتے رکھتے میں رہ گئی۔ جبکہ سامعہ واش روم کی طرف بڑھ گئی۔ مشال آنسو پیتی تیزی سے نکلی اور سامنے سے آتے از لان چوہدری کے سینے سے ٹکرا گئی۔ اسی دوران اس کی چادر اس کے چہرے سے کھسک گئی۔ مشال نے سر اٹھا کر سامنے والے کو دیکھا تو اسے لگا آج اسے کوئی نہیں بچا سکتا۔ وہ پوری جان سے کانپ رہی تھی۔

جبکہ از لان چوہدری سینے پر ہاتھ رکھے پر شوق نظریں اس کے ڈھکے چھپے سراپے پر مرکوز تھی۔ مشال نے بے جان قدموں سے اس سے پاس گزر کر سیڑھیوں کی طرف بڑھی لیکن گزرتے گزرتے بھی ان دونوں کا کندھا ٹکرا گیا۔

وہ خود کو گھسیٹتی ہوئی یکن میں لائی اور سامنے پڑھی کرسی پر کسی بے جان شے کی طرح ٹک گئی۔

Posted On Kitab Nagri

جبکہ از لان چوہدری اپنی جگہ پر منجمد ہو گیا۔ وہ اس کی خوشبو کو اپنے اندر اتارنے لگا۔ آنکھیں بند کیے بار بار ایک ہی منظر اس کے سامنے آ رہا تھا۔ وہ ابھی بھی اپنے سینے پر اسے محسوس کر رہا تھا۔ رینگ کے ساتھ ٹیک لگائے آنکھیں موندے وہ کھڑا رہا۔ کچھ یاد آنے پر اس نے جھٹ سے آنکھیں کھول۔ وہ اپنے جڑبوں کی شدت سے خود ہی ڈر گیا۔

اس نے سر جھٹکا اور تیزی سے سیڑھیاں اتر گیا۔

اریبہ کی نظر کرسی پر بیٹھی مشال پر پڑی تو وہ تیزی سے اس کے قریب آئی۔



مشئی کیا ہوا ہے؟

کچھ نہیں اس نے نظریں چرائی۔

اریبہ نے گلاس میں پانی ڈال کر اس کی طرف بڑھایا۔ یہ پی لو تم ابھی بیماری سے اٹھی ہو۔

Posted On Kitab Nagri

اسی وقت باہر سے ازلان کے بولنے کی آواز آئی اور مشال کی سانس سینے میں اٹکنے لگی۔

اماں بی ازلان کے چہرے پر موجود نشانوں کو دیکھ کر ان کی بابت پوچھ رہی تھیں۔ تبھی مشال کو اس کی آواز سنائی دی۔ کچھ نہیں اماں بی ایک جنگلی بلی نے پیچ مارے ہیں۔ اس کی بات پر وہاں موجود سب لوگ کھلکھلا کر ہنس دیے۔ جبکہ اس کی بات کو سمجھتی مشال کے اندر غصے کی ایک لہر دوڑ گئی۔

تبھی وہ کچن میں داخل ہوا اور عین مشال کی چٹائی پر کے پیچھے آکر کھڑا ہو گیا۔ اس کی مخاطب گل بانو تھی۔ جبکہ نظریں مشال کے سر پرے میں الجھی ہوئی تھیں۔ گل بانو ایک کپ کافی بنا دو سٹر انگ سی۔

www.kitabnagri.com

یہ کہہ کر وہ چل دیا۔ جبکہ مشال نے ایک گہری سانس خارج کی۔----- /رات اپنے پر پھیلائے ہر چیز کو تاریکی میں لے چکی تھی۔ بڑی حویلی میں خاموشیوں کا راج تھا۔ آدھی سے زیادہ رات گزر چکی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

لیکن ایک وہ تھا جس کا چین سکون، نیند سب کچھ اس سے روٹھ گیا تھا۔ پچھلے دو گھنٹے سے وہ سیگریٹ پہ سیگریٹ پھونک رہا تھا۔ کل اس کی سامعہ چوہدری سے منگنی تھی۔ جب کہ اس نے اپنی زندگی میں تو ایک روگ پال لیا تھا۔ آنکھیں بند کرتا تھا تو سامنے بس دو ڈری سہمی سی آنکھیں آ جاتی تھی۔

اس کی آنکھوں کے گرد سیاہ ہلکے پڑ گئی تھیں۔ جیسے وہ سالوں کا بیمار ہو۔ جب سے وہ اس حویلی سے ہو کہ گئی تھی۔ اس دن سے از لان چوہدری کی راتیں ایسے ہی جاگتے ہوئے گزر رہی تھیں۔ جوں ہی آنکھیں بند کرتا سامنے کالی چادر سے جھانکتی دو نم آنکھیں چھم سے اس کے تصور میں اتر آتی۔ اور پھر اس کے دل میں ایک درد سا جاگ اٹھتا۔ وہ کہیں دن سے ڈیرے پر بھی نہیں گیا تھا۔ وہ اس دن کو کوس رہا تھا۔ جس دن اس نے پاشا کو اس لڑکی کو لانے کے لئے کہا تھا۔

----- آج پوری حویلی کو دلہن کی طرح سجایا گیا تھا۔ از لان چوہدری کی منگنی کے ساتھ ساتھ اس بات کا بھی اعلان کیا گیا کہ اس بار وہ الیکشن بھی لڑے گا۔ سیف نے آج کافی دنوں کے بعد از لان کو دیکھا تو حیران رہ گیا۔ یار تجھے کیا ہو گیا ہے؟

مجھے کیا ہوگا؟ اس نے زبردستی مسکرانے کی کوشش کی۔

Posted On Kitab Nagri

جاتی تھی۔ اس نے ضد کر کے سیف کو مجبور کیا تھا کہ اب شام کے وقت وہ اسے لینے خود آیا کرے۔ وہ ایک پرائیویٹ سکول میں ٹیچنگ کرتی تھی۔ جو کہ ایک این جی او چلار ہی تھی۔ اس کے علاوہ اس این جی او کے ذریعے سے گاؤں میں ایک ڈسپنسری بھی موجود تھی۔ جو لوگوں کو صحت کی فری سہولیات دیتی تھی۔ آج الیکشن کو صرف دو دن رہ گئی تھیں۔ اس لئے انہیں سکول میں چھٹیاں دے دی گئیں تھیں۔ وہ کافی دیر سیف کا انتظار کرتی رہی۔ لیکن وہ نہیں آیا تو اللہ کا نام لے کر اکیلے ہی چل پڑی۔ آج تو جگہ جگہ لوگ کھڑے تھے۔ کوئی کس امیدوار کے بینرز لگا رہا تھا۔ اور کوئی کسی کہ سب اپنے اپنے پسندیدہ امیدوار کی حمایت میں میدان میں کود پڑے تھے۔ اور لوگوں کو کینونینس کرنے کی کوشش کر رہے تھے کہ ان کا امیدوار ہی اہل ہے۔

وہ اپنے گھر سے تھوڑا دور تھی۔ جب اس کے پاس ایک بلیک مرسدیز آ کر رکی۔ مشال ڈر کر پیچھے ہو گئی۔ تبھی ڈرائیونگ سیٹ والی سائیڈ کا دروازہ کھلا تو سامنے گرے کرتا شلوار میں ملبوس آنکھوں پر سن گلاسز چڑھائے ازلان چوہدری نیچے اترا۔ گلاسز اتار کر ہاتھوں میں لیتے ہوئے۔ اپنی گہری بھوری آنکھیں اس کے وجود پر جمادیں۔

www.kitabnagri.com

مشال نے اپنے آس پاس دیکھا لیکن اس وقت وہاں پر کوئی بھی نہیں تھا۔ اسے عجیب خوف محسوس ہوا۔ ازلان چوہدری نے اس کی طرف قدم بڑھائے تو وہ الٹے قدموں چلنے لگی۔

Posted On Kitab Nagri

آگئی تھی۔ کیونکہ یہ تو طے تھا کہ سیف بھئی یا نے آج گھر نہیں آنا ہے۔ وہ ہر نماز کے ساتھ دعا کر رہی تھی۔ اللہ کرے از لان چو ہداری تمہیں شکست ہو۔ لیکن ساری دعائیں کہاں قبول ہوتی ہیں۔

رات کو نو بجے ہی گاؤں میں جشن شروع ہو گیا تھا۔ از لان چوہدری کی جیت کا جشن۔

از لان چوہدری کی جیت کے بعد پورے گاؤں میں میٹھائی یاں تقسیم کی جا رہی ہیں۔ اور ایک تم ہو جو منہ لٹکائے بیٹھی ہو۔

جی ہاں کیونکہ میں نے اس غنڈے ازلان چوہدری کو ووٹ نہیں دیا ہے۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

شششش۔۔۔۔۔چپ بالکل چپ۔۔۔۔۔جانتی ہے یہ بات تمہارے سیفی بھائی کے کانوں میں پڑھ گئی تو تمہاری خیر نہیں ہے۔

Posted On Kitab Nagri

جی جانتی ہوں لیکن یہ بھی جانتی ہوں انہیں آج گھر آنے کی فرصت کہاں سے ملے گی۔ آج ان کے چوہدری ازلا ن صاحب الیکشن جو جیت گئی ہیں۔

ویسے اتنا آچھا تو ہے وہ۔ تمہیں اس سے کیا مسی لہ ہے۔

کوئی ایک ہو تو بتاؤں۔ پہلی بات ہمارے بھائی کی کو اس نے اپنے جیسا غنڈہ بنا دیا ہے۔ اور نہ جانے کیسی محبت کے جال میں پھنس لیا ہے کہ وہ اس کے کاموں میں گھر کو بھلائے کہیں کہیں دن گھر نہیں آتے۔

اور سب سے جو بری چیز ہے اس میں وہ ہے اس کا سامعہ چوہدری کا منگیتر ہونا ہے۔ اور تیسری وجہ میں بتا نہیں سکتی۔ وہ منہ ہی منہ میں بڑبڑائی۔

www.kitabnagri.com

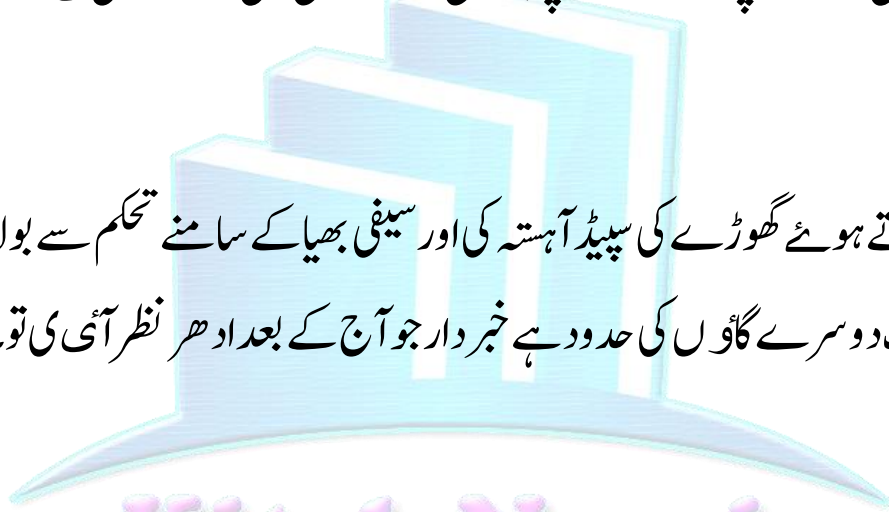
ارے جھلیا۔۔ تجھے اس سے کیسا بھیر ہے۔ وہ تو بہت بھلی ہے بس تھوڑا غصے کی تیز ہے۔ اب کی بار جواب اریبہ کی والدہ کی طرف سے آیا تھا۔ جو کہ بہت سال حویلی والوں کے کام کرتی رہی تھیں۔

Posted On Kitab Nagri

مشال منصور نے بحث کرنا لا حاصل سمجھا اور اٹھ کر چھت پر آگئی۔ جہاں سے سارے گاؤں میں ہو رہی
آتش بازی سے آج گاؤں روشنی میں نہایا ہوا تھا۔

تبھی اسے پھر سے وہ چوہدری آنکھوں کے سامنے آگیا۔ جو اسے نہر کے کنارے سیفی بھائی کے ساتھ ملا تھا۔ بلیو
کلر کے قمیض شلوار میں گھوڑے پر سوار کندھے پر بندوق لٹکائے جنگل میں شکار کے لئے جا رہا تھا۔

اس کے پاس سے جاتے ہوئے گھوڑے کی سپیڈ آہستہ کی اور سیفی بھیا کے سامنے تحکم سے بولا۔ آج کے بعد یہاں
نظر نہ آؤ۔ اس طرف دوسرے گاؤں کی حدود ہے خبردار جو آج کے بعد ادھر نظر آئی تو۔



اس وقت سوچ کر بھی مشال نے مٹھیاں بھیج لیں۔

www.kitabnagri.com

تبھی اسے اپنے پیچھے کسی کی پرچھائی نظر آئی۔ اس سے پہلے کہ وہ شور مچاتی یا کچھ کرتی کسی نے اس کے منہ پر
ہاتھ رکھ لیا۔ اس شخص کا چہرہ دیکھ کر مشال کو اس کے دو دن پہلے کے کہے گئے الفاظ یاد آئے۔

Posted On Kitab Nagri

وہ اس کے منہ پر ہاتھ رکھے۔ گہری نظریں اس پر ٹکائے ہنس دیا۔ کہا تھا نہ سب سے پہلے تمہارے پاس آؤں گا۔

جاننا چاہو گی۔ کیوں سب سے پہلے تمہارے پاس آیا ہوں۔ مشال نے نفی میں سر ہلایا۔

وہ اس کے منہ پر سے ہاتھ ہٹاتے ہوئے سر جھکا کر بولو۔

مجھے معاف کر دو۔ جو کچھ میں نے تمہارے ساتھ کیا اس کے لئیے میں تم سے معافی مانگتا ہوں۔



Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

مشال نے منہ پھیر لیا۔

اگر معاف نہیں کرو گی تو میں روز ایسے ہی آتا رہوں گا۔ اور تم سے معافی مانگتا رہوں گا۔

اس کی بات پر مشال کو جھٹکا لگا۔ اس نے افسوس سے اس کے جھکے سر کو دیکھا۔

Posted On Kitab Nagri

میرے معاف کرنے سے کیا ہوگا۔

میرے دل کو سکون مل جائے گا۔

آچھا آپ جیسے بڑے لوگوں کے دل کب سے ہم جیسے چھوٹے لوگوں کی باتوں پر بے سکون ہونے لگے۔

بس جب سے آپ کو دیکھا ہے تب سے ہی۔ جواب در جواب آیا تھا۔

Kitab Nagri

مشال نے دور ہوتی روشنیوں کو دیکھا جہاں اس شخص کی خوشی میں سارا گاؤں روشن تھا۔ اور ایک یہ شخص تھا جو رات کے اندھیرے میں اس کے سامنے کھڑا معافی مانگ رہا تھا۔

اللہ نے اس کی دعا تو سن لی تھی۔ وہ جیت تو گیا تھا۔ لیکن اس کے پاس اس جیت کو محسوس کرنے کے لئیے دل میں سکون نہں تھا۔

Posted On Kitab Nagri

جاؤ از لان چوہدری میں نے تمہیں اپنے بھائی کے صدقے معاف کیا۔ ہم جیسے چھوٹے لوگوں کے لئے اتنا ہی کافی ہے کہ تم جیسا خود پسند شخص معافی کا طلبگار ہے۔

از لان چوہدری اسے دیکھتا لڑے قدموں چل رہا تھا۔ وہ اپنا دل تو اس کے پاس ہی چھوڑے جا رہا تھا۔

تمارے بن تو اب از لان چوہدری کچھ بھی نہیں۔ اور میرا خود سے وعدہ ہے میری زندگی میں بس تم ہی شامل ہوگی۔ نہیں تو کوئی اور بھی نہیں۔ اس نے دل میں عہد کیا اور چپکے سے اس کی ایک تصویر اپنے موبائل میں قید کر لی۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

مشال سکول سے آکر گھر میں بچوں کو ٹیوشن دینے لگی۔ جس سے اس کا وقت آچھا گزرنے لگا۔ سیفی بھی اب زیادہ تر اسلام آباد میں ہی رہنے لگے تھے۔ اور مشال نے مکمل طور پر اریبہ کر گھر ہی ڈھیرہ جمالیا۔

Posted On Kitab Nagri

ازلان شاہ نے اپنے سیکورٹی کے لئیے پاشا اور سیف کو ساتھ رکھ لیا تھا۔ سیف کو اپنے ساتھ اسلام آباد چلنے کی آفر کرنے سے پہلے اس نے پوچھا تھا کہ وہ مشال کا کیا کرے گا۔ پھر ساتھ ہی اس نے آفر بھی کی تھی کہ وہ مشال کو حویلی میں بی جان کے پاس چھوڑ دے۔

سیف نے مشال سے بات کی تو وہ ہتھے سے ہی اکھڑ گئی۔

آپ نے جہاں جانا ہے جائیں۔ میں اپنے گھر میں ہی رہ لوں گی۔ آپ مجھے کیسے ایسے ہی کہیں چھوڑ کر چلیں جائیں گے۔

سیف بھی سوچ میں پڑ گیا کہ بہن کو گھر میں اکیلے چھوڑ کر کیسے جاؤں لیکن پھر اریبہ آگئی اور اس نے سیف سے کہا کہ وہ مشال کی بالکل بھی فکر نہ کرے وہ اسے اپنے گھر لے جائے گی۔

لیکن پھر بھی سیف نے پہلے مشال کی رضامندی کو مقدم سمجھا کہ اگر وہ جانا چاہے تو ٹھیک نہیں تو وہ ازلان کو منع کر دے گا۔

Posted On Kitab Nagri

لیکن مشال بھی بھائی کی مجبوری سمجھتی تھی۔ وہ سالوں سے ان کے لئیے کام کر رہا تھا۔ وہیں سے کمار ہا تھا۔ تو اب اسے اس کے ساتھ تو جانا ہی تھا۔

آج سیف بھیا کو گئی پورے پندرہ دن ہو گئی تھی۔ اور یہ زندگی میں پہلی بار ہوا تھا۔ جو وہ اتنے دن کے لئیے گھر سے کہیں گیا تھا۔

مشال تین سال کی تھی جب اس کے ماں اور باپ گاؤں میں ہونے والے ایک جھگڑے میں گولیاں لگنے سے مارے گئی تھی۔ اس کے بعد وہ اور سیف سکینہ پھپھو کے گھر چلے گئی۔ وہ خود بیوہ عورت تھی۔ اریہ تب چھ سات سال کی تھی۔ مشال اور وہ دونوں سارا سارا دن کھیلتے رہتے۔ سیف نے پھپھو کے گھر کے حالات دیکھتے ہوئے میٹرک کے بعد اپنے گاؤں آگیا اور چوہدری حکم علی کے گھر نوکری کر لی۔ ان کے چھوٹے موٹے کام کرنے لگا۔ سیف اور ازلان ہم عمر تھے۔ اس لئیے ان کے آپس میں دوستی ہو گئی۔ اور پھر سکینہ پھپھو کو جب فالج کا ایک ہوا تو انہوں نے سیف سے کہا کہ وہ اریہ سے نکاح کر لے۔ سکینہ کے احسانوں کا بدلہ چکانے کا اس سے بہتر موقع نہیں تھا۔ اس لئیے سیف نے ہامی بھر لی۔ اور پھر سکینہ پھپھو

Posted On Kitab Nagri

لوگوں کو اپنے ساتھ ہی لے آیا۔ اور چونکہ ابھی اریبہ کی رخصتی نہیں ہوئی تھی اس لئے انہیں گھر کے پاس ہی ایک گھر لے کر دے دیا۔

وہ چاہتا تھا کہ پہلے مشال کی شادی کرے۔ لیکن جب سے وہ اسلام آباد آیا تھا۔ اس نے سوچ لیا تھا کہ مشال کے لئے ہی وہ اریبہ کو رخصت کر اگر گھر لے آئے گا۔ ٹھیک ایک ماہ کے بعد جب وہ گھر آیا تو سب اس کی آمد پر بہت خوش ہوئے۔ پھپھو بھی اس کے آنے کی خوشی میں باہر صحن میں آکر بیٹھ گئی۔ اور پھر اس کے کچھ کہنے سے پہلے ہی پھپھو نے اس سے بات کر لی کہ وہ اب اریبہ کی رخصتی کرنا چاہتی ہیں۔

ان کی بات پر سامنے بیٹھی اریبہ شرم سے لال ہو گئی۔ اور اندر کی طرف بھاگ گئی۔ جبکہ مشال کی تو خوشی کا کوئی ٹھکانہ ہی نہ رہا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

اگلی صبح سیف مشال اور اریبہ کو از لان چوہدری کی گاڑی میں شہر لے کر آیا۔ اور ڈھیر ساری شاپنگ کروائی۔ اریبہ کے لئے ولیمے کا جوڑا بھی لیا۔ واپسی میں گاڑی میں سیف کے ساتھ از لان چوہدری بھی موجود تھا۔ اریبہ اور مشال جس وقت مال سے باہر نکلی تو مشال کی پہلی نظر فرنٹ سیٹ پر بیٹھے از لان چوہدری پر گئی جو وائیٹ کلر کے قمیض شلوار پر بلیک واسکٹ زیب تن کیے۔ کندھے تک آتے بالوں کو پونی میں

Posted On Kitab Nagri

باندھے آنکھوں پر سن گلاسز چڑھائے بار بار گھڑی میں وقت دیکھ رہا تھا۔ مشال پر نظر پڑتے ہی اس کے چہرے پر ایک جاندار مسکراہٹ دوڑ گئی۔ مشال نے غیر ارادی طور پر اپنی چادر درست کی۔ اس کی اس حرکت پر اس نے مسکراتے ہوئے سر جھٹکا۔ از لان چوہدری کو آج پتہ چلا تھا کہ خوشی کس چیز کا نام ہے۔ پچھلے ایک ماہ سے دن رات بے چینی میں گزر رہے تھے۔ لیکن اس لڑکی کو ایک نظر دیکھ لینے کے بعد اس کے رگ و پے میں سکون سرائی بیت کر گیا۔

ان دونوں کے گاڑی میں بیٹھنے پر سیف نے گاڑی آگے بڑھادی۔ جبکہ از لان چوہدری لاپرواہ نظر آنے کی کوشش کرتے ہوئے اپنے موبائل پر مصروف ہو گیا۔

پھر سارا راستہ خاموشی سے ہی کٹا۔ سیف اور وہ آپس میں کوئی نہ کوئی بات کر لیتے تھے۔ لیکن وہ دونوں خاموش ہی رہی۔

www.kitabnagri.com

سیف اپنے گھر کے آگے گاڑی کھڑی کی اور جلدی سے نیچے اتر کر سامان نکال کر اندر رکھنے لگا۔ یہ بھی اس کی مدد کرنے لگی۔ جس وقت مشال اترنے لگی از لان چوہدری بغیر مڑے بولا۔ سنو میں تمہارے لئیے کچھ لایا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

اس کی بات پر مشال نے ایک سخت نظر اس پر ڈالی۔

اس کی نظروں کو محسوس کرتے ہوئے۔ از لان چوہدری نے بھی اس کی طرف دیکھا دونوں کی نظریں ملیں تو مشال نے نظریں جھکا لیں۔ از لان چوہدری نے ایک پیکٹ مشال کی طرف بڑھایا جبکہ مشال نے سختی سے مٹھیاں بھینچ لیں جیسے مبادا وہ اس کے ہاتھ کے ساتھ آکر چپک نہ جائیں اور گاڑی سے اتر کر بغیر دیکھے گھر کے اندر چلی گئی۔

جبکہ از لان چوہدری کی نظروں نے گیٹ تک اس کا تعاقب کیا۔ اس نے ایک گہرا سانس بھرا اور وہ پیکٹ واپس اپنے ہینڈ کیوری میں رکھ لیا تھا۔

یہ تو طے تھا کہ جو چیز اس کے لئی لی ہے وہ کسی بھی طرح اس تک پہنچائے گا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ خود سے
ضد لگانا بھی کیسی عجیب سی کیفیت ہے نہ انسان اپنی ہٹ دھرمی سے شکست کھا جائے تو اپنی ہی نظروں میں
شرمندہ ہو جاتا ہے۔ اسے آج سبزیاں اگانے کا جوش چڑھا تھا اور وہ کھرپی لئی بے اپنے کام میں مصروف
تھی۔ ہاتھ گندے ہونے کی وجہ سے پھونک مار کر پیشانی پر آتے بال ہٹانے کی کوشش کر رہی تھی۔ وہ بلیو کلر کے
سادہ سے کاٹن کے جوڑے میں ملبوس تھی۔

Posted On Kitab Nagri

وہ نظر ہاتھوں پر جمائے اپنے کام میں پوری طرح مگن تھی۔ تھوڑی دیر کے بعد اسے اپنے عقب میں کیسی کی موجودگی کا احساس ہوا۔ اپنے عقب میں موجود کسی زی روح کا احساس اسے اس وجود سے اٹھتی خوشبو کے ذریعے ہوا تھا۔ وہ خوشبو اپنی مہنگی قیمت کا احساس چہار سو پھیلا چکی تھی۔ اس نے دنیا کی تمام مہنگی پر فیوم کے بارے میں پڑھ رکھا تھا۔ اور یہ یقیناً ایسے ہی کسی برانڈ کی خوشبو تھی۔ وہ یک دم اٹھ کر کھڑی ہو گئی۔ اس کی اپنے گھر موجودگی پر وہ اتنی حیرت زدہ تھی کہ آس پاس کے منظر تھوڑی دیر کے لئے کہیں غائب ہو گئے۔ احساس تھا تو صرف یہ کہ وہ اس وقت اس کے گھر میں موجود تھا۔ اپنی شان و شوکت، خوبصورتی۔ اپنے بہترین لباس زیب تن کیے۔ اور وہ ناقابل بیان احساس کمتری میں مبتلا ہو گئی۔ ”ہیلو۔“ اس کی طرف سے کوئی جواب نہ پا کر وہ کیاری کے پاس رکھی ایک پرانی زنگ آلود کرسی پر بیٹھ گیا۔ جبکہ مشال نے جلدی سے گلے میں پڑا دوپٹہ سر پر جمایا۔ از لان چوہدری آج دوسری بار اسے ایسے دیکھ رہا تھا۔ بلیو کلر کے کمرے میں گرمی کی تمازت سے گلابی چہرہ لٹک رہا تھا۔ سفید ہاتھ مٹی سے لٹھڑے ہوئے تھے۔

www.kitabnagri.com

تبھی اسے اپنے پیچھے سیف بھیا کی آواز سنائی دی۔

ارے از لان کہاں بیٹھ گئی ہو؟

Posted On Kitab Nagri

آؤ اندر چلو۔ وہ اسے لئیے اندر بڑھ گیا۔ اور مشال کو پانی لانے کے لئے بولا۔ کچن تک پہنچتے پہنچتے اس نے سو طرح کے مشروب سوچ لئے تھے۔ جو وہ پیتا تھا اور ان کی حویلی میں اکثر موجود رہتے تھے۔ لیکن ایسا کوئی مشروب اس کے گھر میں موجود نہیں تھا۔ وہ فریج کھول کر تھوڑی دیر اس کے اندر موجود چیزوں کو دیکھتی رہی۔ پھر آڑو کے جوس کا ڈبہ اور سادے پانی کی بوتل نکال لائی۔ تیزی سے ایک گلاس میں جوس اور دوسرے میں پانی انڈیل کر ٹرے میں سجائے وہ کچن سے نکلی۔ وہ ڈرائی نگ روم میں جس وقت داخل ہوئی۔ وہ سیف سے باتوں میں مصروف تھا۔ ڈرائی نگ روم کو سجانے والے کا زوق بہت اچھا ہے۔ ڈرائی نگ روم کی اکلوتی کھڑکی کے پردے ہٹا کر بند باندھتے ہوئے مشال نے سنا۔ ”یہ ہو کیا رہا ہے۔“ اس نے کھڑکی کے پار دیکھتے ہوئے ٹھٹھک کر سوچا۔ مشال نے لمحہ بھر کے پلٹی اس کی بات سنی اور پھر کمرے سے باہر نکل گئی۔ اسے ایک بار پھر سے نئی سے سرے سے غصہ آیا۔ یہ کیوں آیا ہے یہاں مجھے میری اوقات دکھانے آیا ہے۔ جبکہ از لان چوہدری اس کی محبت میں پور پور ڈوب چکا تھا۔ آج وہ سیف کی شادی کے بہانے سے یہاں آیا تھا۔ درحقیقت وہ تو بس اس کو ایک نظر دیکھنے آیا تھا۔

www.kitabnagri.com

اتوار کا دن شاید سب کے لئے ہی دیر سے شروع ہوتا ہے۔ مشال کی آنکھ کھلی گھڑی دس بجنے کا اعلان کرتے ہوئے اس کا منہ چڑھا رہی تھی۔ اس نے رات کو سیفی بھیا سے شرط لگائی تھی کہ وہ ان سے پہلے اٹھے گی۔ اس نے تیزی سے بستر چھوڑا اور سیف کے کمرے کی طرف بھاگی۔ لیکن وہاں تو لگ رہا تھا کوئی سویا ہی نہیں۔

Posted On Kitab Nagri

وہ نامید ہو کر سست قدموں سے صحن میں آگئی۔ اسے آج سورج پر بھی غصہ آرہا تھا۔ اتنی جلدی کیوں نکل آتے ہو۔ میرے پاس ہوتے نہ پانی کی بالٹی بھر کہ تم پر پھینکتی تاکہ تم یہ جو آگ برسا کر ہمیں مار رہے ہو یہ آگ بجھ جاتی۔

نہ جانے اسے کس بات پر اتنا غصہ تھا۔

اصل میں اسے اس سورج میں از لان چوہدری ہی نظر آرہا تھا۔ اس کی آنکھوں میں بھی تو ایسی ہی آگ نظر آتی ہے اس کو۔ لگتا ہے جلا کر بھسم کر ڈالے گا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

تبھی بیرونی دروازے سے سیف پسینہ پونچھتا اندر آتا دکھائی دیا۔ مشال کو دیکھ کر اس نے دوا انگلیوں سے وکٹری کا نشان بنایا۔ مشال منہ بنا کر کچن میں گھس گئی۔ سیف اس کے پیچھے کچن میں ہی چلا آیا۔ اور ناشتہ بنانے میں اس کی مدد کرنے لگا۔

Posted On Kitab Nagri

میں پھپھو کی طرف گیا تھا۔ پھپھو کے مالک مکان کو بتا دیا ہے کہ وہ اس مہینے گھر خالی کر دیں گی۔ اور ہاں رخصتی کے لئے جمعے کا دن طہ پایا ہے۔ تم سوئی ہوئی تھی۔ نہیں تو تمہیں بھی ساتھ لے چلتا۔

چلیں کوئی بات نہیں ویسے بھی میں چل کر کیا کرتی۔ آچھا ہے اب اریہ پھپھو ہم سب پھر سے ایک ہی گھر میں رہیں گے۔ وہ سچ میں بہت خوش تھی۔



ہوں بس میں چاہتا ہوں اب تمہیں بھی رخصت کر دوں۔

تو بے بھائی آپ کو تو مجھے اس گھر سے بھیجنے کی بہت ہی جلدی ہے۔

www.kitabnagri.com

ارے جھیلے تمہاری شادی ہو جائے تو میں بے فکر ہو جاؤں گا۔

اب کی بار وہ چپ ہو گئی تھی۔ دل چاہ رہا تھا از لان چوہدری کی حرکت کے بارے میں اسے بتا دے۔ لیکن پھر اس بد معاش کا کیا بھروسہ اگر بھائی ہی نہ رہا تو۔

Posted On Kitab Nagri

کیا ہوا کدھر کھو گئی ہو؟ جی کہیں نہیں۔ آپ کیا کہہ رہے تھے۔

تمہارے لئی بی جان نے کچھ بھیجا ہے تمہارے کمرے میں رکھا ہے۔ ”سیف نے اسے یہ نہیں بتایا کہ یہ گفٹ اسے دیا از لان چوہدری نے ہے۔ اگر بتا دیتا تو وہ سمجھ جاتی کہ یہ کس نے بھیجا ہے۔“

وہ سر ہلاتی اپنے کمرے کی طرف بڑھ گئی۔

سامنے ہی ایک ڈبہ پڑا تھا۔ ڈبہ کھولنے پر اس میں سے ریڈ کلر کا نفیس سے کام والی میکسی نکلی جیسے دیکھ کر وہ حیرت زدہ رہ گئی۔ اتنا خوبصورت جوڑا میرے لئی بھیجا ہے۔

www.kitabnagri.com

سامعیہ ٹک کر تی اندر آرہی تھی۔ بعض اوقات بی جان کا دل کرتا تھا کہ سامعیہ کی ساری سینڈلز کے نیچے کوئی ی نرم سا تلا لگوادیں وہ جو ہر وقت ان کے دماغ میں ایک ٹک ٹک کا شور رہتا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

سامعہ ان سے پیار تو کرتی تھی، لیکن اسے یہ نہیں پتہ ہوتا تھا کہ گھر کے کسی کونے میں بسے بزرگ کیا کرتے ہیں۔ سامعہ کے عجیب و غریب فیشن سے بھی بی جان کو سخت اعتراض ہوتا تھا۔ آج کل تو اس نے پھٹے پائی نچوں والی شلواریں پہننی شروع کر دی تھی۔ بی جان نے دیکھا تو کہے بنا رہ نہ سکی۔ ارے پتر اتنی بڑی گاڑی میں انسان بیٹھے اور پھٹے کپڑے پہنے۔ ان کی بات پر سامعہ کی ہنسی نکل گئی۔ بی جان یہ فیشن ہے۔

ان دونوں کی باتیں سنتا از لان شاہ بظاہر اپنت موبائی ل میں گم تھا۔ لیکن ان کی باتیں سن کر اس کی آنکھوں میں چھم سے ایک سراپہ آیا بلو کلر کے کاٹن کے سادے سے شلوار قمیض میں ملبوس، دوپٹے کو ایک سائیڈ پہ ڈالے۔ لمبے بالوں کی چوٹی میں سے نکلتی کچھ آوارہ لیٹیں جو اس کے گالوں کو چھو رہی تھی، اور کچھ آنکھوں کے آگے آ رہی تھی۔ ہاتھوں میں مٹی لگی ہونے کی وجہ سے پھونک مار کر پیچھے کرنے کی ناکام کوشش کر رہی تھی۔ وہ جب بھی اسے دیکھتا تھا ان ئی سے سرے سے اس کے سراپے میں کھو جاتا تھا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

از لان۔۔۔۔۔ از لان پتر کافی بار بلانے پر بھی جب وہ نہ بولا تو۔۔۔ بی جان نے اس کا کندھا ہلایا۔

بج۔۔۔ جی بی جان وہ تیزی سے بولا۔

Posted On Kitab Nagri

ریڈ کلر کی میکسی میں ہم۔ رنگ چوڑیاں پہنے، کانوں میں چھوٹے سے ٹاپس ڈالے ہلکی سے میک اپ کے ساتھ وہ اب بالکل تیار تھی۔ گھر مہمانوں سے بھرا پڑا تھا۔ سیف ابھی تیار ہو کر نہیں آیا تھا۔ اس نے شاید آج پہلی بار لال جوڑا پہنا تھا۔ بھائی کی شادی کی خوشی ہی بہت تھی۔ بڑے سے صحن کے ایک کونے میں سٹیج بنایا گیا تھا۔

مردوں کے لئیے الگ انتظام کیا گیا تھا۔

چونکہ نکاح تو پہلے ہی ہو چکا تھا تو بس ولیمہ ہی تھا۔ جس میں سب لوگوں کے سامنے ساتھ والے گھر سے اریبہ کو رخصت کروا کر اپنے گھر لے آئے تھے۔

اریبہ کے ددھیال سے آئی اس کی دور پرے کی پھپھو کو مشال بہت پسند آئی۔ ان کا بیٹا ایک ہی بیٹا تھا۔ اور بینک میں جاب کرتا تھا۔ انہیں معصوم سی مشال بہت پسند آئی۔

کھانے کا دور چلا تو ایک ہڑبونگ سی مچ گئی۔ ہر بندہ دوسرے سے پہلے پہنچنا چاہتا تھا۔ اللہ اللہ کر کے سب کھونے کے بعد سب مہمان رخصت ہوئے۔ اور سیف کو لا کر اریبہ کے پاس بٹھایا گیا۔ اس نے تو بھاگ دوڑ میں شاید اریبہ کی ایک جھلک بھی نہیں دیکھی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

سیف جب آیا تو اس کے ساتھ از لان چوہدری بھی موجود تھا۔ وائی ٹ کلر کے قمیض شلوار پر کندھوں پر گرے چادر ڈالے، وہ وجاہت کا پیکر لگ رہا تھا۔ وہ ہی ریزروسی طبیعت آکر سامنے پڑے صوفے میں بیٹھ گیا، اور موبائی ل پر بزی ہو گیا۔ وہ تو اب جانا چاہتا تھا لیکن اس دشمن جان کی ایک جھلک دیکھنا چاہتا تھا۔ تبھی اس کی نظر ایک طرف اٹھی تو پلٹنا بھول گئی۔ لگتا تھا یہ رنگ بس اسی کے لئی بنے ہیں۔ دھانی آنچل میں دمکتی اس کی رنگت آج اس نے بال کھلے چھوڑ رکھے تھے۔ سنہری لمبے بال کمر پر بکھرے ہوئے تھے۔ وہ ہاتھ میں مٹھائی لائی سیف اور اریبہ کی طرف بڑھ گئی جہاں سیف کے کچھ اور دوست اور اریبہ کی دوست ان سے چھیڑ چھاڑ کر رہی تھیں۔ از لان نے موبائی ل نکال کر اس کے حسین سراپے کو موبائی ل میں قید کر لیا۔ اور سیٹج کی طرف بڑھ گیا۔ جہاں اس نے سیف سے ملتے ہوئے اس سے اجازت چاہی۔ اسے دیکھ کر پاس کھڑی مشال نے غصے اور ضبط سے نگاہیں جھکا لیں۔ سیف سے گلے ملتے از لان شاہ کا بازو اس کے کندھے سے ٹکرایا وہ جلدی سے پیچھے ہوئی، تو سیف سے گلے لگے از لان شاہ نے اپنی گہری نظریں اس پر مرکوز کیں تو مشال رخ موڑ کر کھڑی ہو گئی۔

www.kitabnagri.com

جبکہ وہاں سے نکلتے از لان چوہدری نے آج فیصلہ کر لیا تھا کہ وہ آج گھر جا کر سامعہ سے شادی سے انکار کر دے گا۔

Posted On Kitab Nagri

جوابتیں حویلی کے باہر گونج رہی تھیں۔ آج ان کی بازگشت اس وقت حویلی کی بیٹھک میں سنائی دے رہی تھی۔

از لان چوہدری حاکم علی کے سامنے بیٹھان کے طہ کردہ رشتے سے انکار کر رہا تھا۔

رشتے سے انکار کی معقول وجہ بتاؤ۔

از لان چوہدری نے دو انگلیوں سے پیشانی مسلی میں مشال کو پسند کرتا ہوں۔

Kitab Nagri

حکم علی چوہدری جواب تو پہلے سے ہی جانتے تھے۔ وہ پاشا سے سب معلوم کر چکے تھے۔ لیکن پھر بھی اس کی زبان سے سننا چاہتے تھے۔

تم جانتے ہو کیا کہہ رہے ہو؟

Posted On Kitab Nagri

اب ہم اپنے گھروں میں کام کرنے والیوں کو اپنی بہو بنائیں گے۔

ازلان ہمارے گھروں کے مردوں کی دوسری عورتوں کے ساتھ راتیں گزرانا کوئی ی معیوب بات نہیں ہے۔ اگر اتنی ہی آچھی لگتی ہے تو کوئی ی بات نہیں کچھ راتوں کا مہمان بنالو اس کو، لیکن شادی کے بارے میں سوچنا بھی مت۔

ازلان چوہدری نے غصے سے مٹھیاں بھینچ لیں۔ اگر اس وقت ان کی جگہ کوئی ی اور یہ بات کرتا تو ازلان چوہدری اسے گولیوں سے بھون ڈالتا۔ لیکن پھر بھی وہ تحمل سے بولا دادا جان اگر میں کسی سے شادی کروں گا، تو وہ مشال منصور ہوگی۔ وہ نہیں تو کوئی ی بھی نہیں۔ آپ سامعہ کے لئیے کوئی ی اور رشتہ ڈھونڈ لیں۔ حاکم علی اپنے اس لاڈلے پوتے کو دیکھ رہے تھے۔ جو انہیں اپنی جان سے بھی زیادہ عزیز تھا۔ لیکن اپنی عزت سے بڑھ کر نہیں۔

www.kitabnagri.com

ازلان چوہدری اپنی بات ختم کر کے جا چکا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

حاکم علی چوہدری نے کچھ سوچتے ہوئے پاشا کو بلایا اور اسے کچھ ضروری ہدایات دے کر روانہ کر دیا۔

ازلان چوہدری کو صبح سویرے اسلام آباد کے لئیے نکلنا تھا۔ سیف کو وہ ساتھ نہیں لے کر جا رہا تھا، کیونکہ اس کی نئی نئی شادی ہوئی تھی۔ وہ چاہتا تھا کہ وہ کچھ دن اپنے گھر پر اپنی بیوی کے ساتھ کچھ وقت گزار لے۔

یہی سوچتے ہوئے وہ سونے کی کوشش کرنے لگا لیکن کافی دیر کروٹ پہ کروٹ بدل بدل کر تھک کر وہ اٹھ کر بیٹھ گیا، اور موبائل اٹھا کر گیلری میں دن کو لی گئی تصویریں نکال کر دیکھنے لگا۔ وہ زوم کر کے اس کے ایک ایک نقش کو اپنے اندر اتارنے لگا۔ لیکن اس کی آنکھوں کی پیاس پھر بھی ختم نہیں ہو رہی تھی۔

www.kitabnagri.com

ازلان چوہدری پورے ایک ماہ کے بعد گاؤں لوٹا تھا۔ اس دوران اس نے سیف سے رابطہ کرنے کی بہت کوشش کی۔ لیکن اس کا نمبر مسلسل بند جا رہا تھا۔ اسے ابھی بھی فرصت نہیں تھی لیکن دل کے ہاتھوں مجبور ہو کر وہ

Posted On Kitab Nagri

صرف ایک دن کے لئیے آیا تھا۔ گھر میں سب نے اس کا پرتپاک استقبال کیا۔ بہت خوشگوار ماحول میں کھانا کھایا گیا۔

حاکم علی کارویہ بھی اس کے ساتھ نارمل ہی تھا۔ اسے ڈھونڈنے پر بھی کسی کے چہرے پر یا کسی کے رویہ سے کوئی ناراضگی نظر نہیں آئی۔

بابا آج آ ہی گیا ہے تو کیوں نہ شادی کی تاریخ رکھ لی جائے۔

شجاع چوہدری کی بات پر اس نے حکم علی کی طرف دیکھا لیکن وہ نظریں چراگئی۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

شجاع بیٹا صبح بات کریں گے۔ ابھی فی الحال بچہ تھکا آیا ہے اسے آرام کرنے دو۔ جاؤ بیٹا آرام کرو صبح بات کریں گے۔

Posted On Kitab Nagri

کمرے میں آکر اس نے دونوں ہاتھوں میں سر گرا لیا۔ وہ خود بھی نہیں جانتا تھا کہ یہ کیسی محبت ہے جس میں اسے ایک پل کے لئیے بھی سکون حاصل نہیں ہوتا۔ پچھلے ایک ماہ میں ایک رات بھی وہ سکون سے نہیں سو پایا۔ ساری رات سیگریٹ پہ سیگریٹ پھونکتا رہتا تھا۔

اس نے بہت سہل زندگی گزاری تھی۔ پڑھائی کے دوران بھی شہر میں ہر وقت اس کے گرد لڑکیوں کا ایک ہجوم ہوتا تھا۔ ایک تو پیسے کی فروانی تھی۔ پھر کچھ رنگین مزاج طبیعت اور ساتھ میں چار منگ پر سنالٹی۔ لڑکیاں خود ہی اس کی طرف کھینچی چلی آتی تھیں۔ اس نے کبھی سوچا بھی نہیں تھا کہ گاؤں میں رہنے والی کسی عام سی لڑکی کے عشق میں وہ اس طرح سے گرفتار ہو جائے گا۔

صبح وہ نماز پڑھ کر نیچے آیا تو سب سو رہے تھے۔ وہ چپکے سے باہر نکل آیا۔ ابھی اندھیرا چھٹا نہیں تھا، وہ کھیتوں کی طرف نکل آیا۔ اسے ہمیشہ سے یہاں آکر بہت سکون حاصل ہوتا تھا۔ یہاں کی خاموشی اسے بہت بھلی لگتی۔ وہ کھیتوں سے ہوتا ہوا سیف کے گھر والے راستے کی طرف چل دیا۔ تقریباً دس منٹ کی مسافت کے بعد وہ ان کے گھر کے باہر کھڑا تھا۔ لیکن دروازے پر لگا بڑا سانا اس کا منہ چڑا رہا تھا۔ اس نے وہیں کھڑے کھڑے پاشا کو کال کی۔ اور اسے جلدی سے وہاں پہنچنے کے لئیے بولا۔

Posted On Kitab Nagri

وہ سوچنے لگا آخر یہ سب لوگ کہاں گئیے ہوں گے۔ شاید اپنی پھپھو کے گاؤں گئیے ہوں۔

تبھی دور سے پاشا آتاد کھائی دی۔ پاس آکر اس نے مژدب انداز میں سلام کیا۔

ازلان نے اس سے سیف کی بابت پوچھا تو جو کچھ اس نے بتایا، ازلان گہری سوچ میں ڈوب گیا۔

اس کے کہنے کے مطابق شادی کے دوسرے دن سکینہ پھپھو کا انتقال ہو گیا تھا۔ ان کی تدفین کے لئے وہ لوگ ان کے گاؤں گئیے تھے۔ پھر ایک ہفتے کے بعد واپس آئے اور رات کے پہر ہی یہاں سے کہیں چلے گئیے۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

ازلان گہری سوچ میں ڈوبا گھر لوٹ آیا۔ ناشتے کے میز پر سبھی لوگ موجود تھے۔ سامعہ اس کے برابر بیٹھی تھی۔ ازلان سب کے چہروں پر ایک نظر دوڑائی اور حاکم علی پر آکر اس کی نظر رک گئی۔

چاچو آپ رات کو کچھ کہہ رہے تھے۔ حاکم علی کے چہرے پر نظریں گاڑے اس نے شجاع احمد سے سوال کیا۔

Posted On Kitab Nagri

جی بیٹا میں کہہ رہا تھا کہ تم آئے ہوئے ہو تو ہم کوئی تاریخ رکھ لیتے ہیں۔ کس کی تاریخ میں سمجھا نہیں۔ وہ انجان بن کر بولا۔

بیٹا تمہاری اور سامعیہ کی شادی کی تاریخ۔

کیوں داداجان آپ نے چاچو کو بتایا نہیں جو میں نے آپ سے کہا تھا۔ حاکم علی نے اپنی جگہ پر پہلو بدلا۔

کیا باباجان؟ از لان کس بارے میں کہہ رہا ہے۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

میں آپ کو بتاتا ہوں چاچو۔ آپ سامعیہ کے لئیے کوئی اور رشتہ ڈھونڈ لیں کیونکہ میں فی الحال شادی نہیں کرنا چاہتا۔

Posted On Kitab Nagri

سامعیہ کے ہاتھ سے چیچ پلیٹ میں گرگئی ی۔ پاس بیٹھی بی جان نے از لان کا ہاتھ پکڑ لیا۔ زار اور شجاع منہ کھولے حاکم علی کی طرف دیکھنے لگے۔ جبکہ از لان اپنی بات مکمل کر کے نیپکن سے ہاتھ صاف کرتا ہوا جانے کے لئی اٹھ کھڑا ہوا۔ چلتا ہوں بی جان مجھے آج اسمبلی کے سیشن میں پہنچنا ہے۔ بی جان نے اس کی پیشانی چومی جبکہ باقی سب کو لگ رہا تھا سانپ سو نگھ گیا ہو۔ **،

اسے اسلام آباد آئے پورے چھ ماہ گزر چکے تھے۔ اس نے اپنے کچھ خاص بندے سیف کی فیملی کو ڈھونڈنے پر معمور کیے ہوئے تھے۔ لیکن ابھی تک ان کا کچھ بھی پتہ نہیں چل سکا تھا۔

وہ جانتا تھا حاکم علی جانتے ہیں کہ وہ لوگ کہاں ہیں۔ لیکن وہ خود ہی انہیں ڈھونڈنا چاہتا تھا۔ وہ نہیں چاہتا تھا کہ حاکم علی کو اس بات بھی بھنک بھی پڑے کہ وہ انہیں ڈھونڈ رہا ہے۔

www.kitabnagri.com

اسے آج شدت سے ماں کی یاد آئی تھی۔ اس نے اپنا والٹ کھول کر اس میں رکھی اپنی ماں کی واحد تصویر کو دیکھا، جو اسے اپنے باپ کی سٹڈی میں سے بہت عرصہ پہلے ملی تھی۔ حویلی میں کسی کو بھی اس کی ماں کے بارے میں بات کرنے کی اجازت نہیں تھی۔ وہ بہت چھوٹا تھا جب ایک دن اپنی ماں کی بابت دریافت کرنے پر حاکم علی

Posted On Kitab Nagri

نے اس سے وعدہ لیا تھا کہ وہ اس کی ہر بات مانیں گے۔ لیکن وہ کبھی اپنی زبان پر دوبارہ کبھی یہ سوال نہیں لائے گا۔ اور اس نے چپ سادھ لی۔ حاکم علی اپنی زبان کے پکے نکلے۔

اس کی ہر بات کو بلاچوں چراں مان لیا جاتا تھا۔ اسے بے جالا ڈیپار دیا گیا۔ اور حد سے زیادہ لاڈ پیار نے اسے خود سر، ضدی اور گھمنڈی بنا دیا۔

وہ چاہتا تھا کہ وہ جس چیز کی چاہ کرے گا۔ وہ اس کی ہو جائے گی۔ اور یہی غلطی اس سے ہوئی تھی۔ جب اس نے مشال کو دیکھا تو اس نے سمجھا جیسے اس سے پہلے جیسے اس کی زندگی میں لڑکیاں آتی رہی ہیں۔ اور وہ ان کے ساتھ ایک دوراتیں گزار لیتا تھا، اور بس ان کا چارم ختم ہو جاتا تھا۔ اس بار بھی وہ ایسا ہی کرے گا۔ لیکن پہلی بار اس کا پالا ایک مضبوط کردار کی لڑکی سے پڑا تھا۔ جسے اس کی پرسنالٹی اور پیسے سے کوئی سروکار نہیں تھا۔ اسے بس اپنی عزت سب سے پیاری تھی۔

www.kitabnagri.com

اور اس کی یہی ادا اسے بھاگئی۔ اس کی طرف اگر کوئی لڑکی دیکھ کر منہ موڑ لیتی۔ تو وہ کبھی دوبارہ ادھر تھوکتا بھی نہیں تھا۔ لیکن اس کے ساتھ پہلی بار ایسا ہو رہا تھا کہ وہ جتنا اسے دیکھ کر غصہ ہوتی تھی۔ جتنا اس سے چڑتی تھی۔ اسی قدر از لان چوہدری کے دل میں اس کو پانے کی جستجو بڑھ جاتی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

اور پھر شاید اس نے اپنی زندگی میں پہلی بار کوئی لڑکی دیکھی تھی جو خود کو چھپا چھپا کر رکھتی تھی۔ اور اس کی یہی بات اسے اڑیکٹ کرتی تھی۔

از لان شاہانے آفس میں بیٹھا کسی فائل کی
ورق گردانی کر رہا تھا۔

اس کے موبائل پر رنگ ہوئی تو انجان نمبر دیکھ کر اس نے کچھ پل توقف کیا۔ نمبر پہچاننے کی کوشش کی پھر
شش و پنج میں اس نے کال ریسیو کر لی۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

لیکن دوسری طرف کی آواز سن کر وہ اپنی جگہ پر کھڑا ہو گیا۔

کہاں ہو تم اس وقت؟

Posted On Kitab Nagri

اس نے پین لے کر جلدی سے پتہ نوٹ کیا، اپنا کوٹ اور گاڑی کی چابی اٹھا کر پاگلوں کی طرح باہر کی طرف بھاگا۔

وہ بس اتنا جانتا تھا کہ جس نے اسے پکارا ہے وہ اس کی متاع حیات ہے۔

اس کے بس میں نہیں تھا کہ وہ اڑ کر لاہور پہنچے۔ وہ بہت ریش ڈرائی یونگ کر رہا تھا۔ لیکن پھر بھی اسے لاہور پہنچنے میں کم از کم چار سے پانچ گھنٹے لگنے تھے۔ ہونٹوں میں سیگریٹ دبائے ایکسیلیٹر پر دباؤ بڑھا کر اس نے سپیڈ اور تیز کی۔ اس کے کانوں میں بس اس کی آواز گونج رہی تھی۔ مجھے آپ کی مدد چاہی ہے۔

اس کے دماغ میں جوں ہی اس کے کہا جملہ گھونجتا وہ گاڑی کی سپیڈ اور تیز کر لیتا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

اگلے چار گھنٹے میں وہ اس کی بتائی گئی جگہ پر موجود تھا۔

اپنی گاڑی باہر مین روڈ پر کھڑی کر کے وہ پیدل اندر کی طرف چل دیا۔ یہ اندورن لاہور کا ایک پسماندہ علاقہ تھا۔ تنگ و تاریک گلیوں سے گزر کر وہ ایک پرانے اور بوسیدہ گھر کے سامنے رک گیا۔

Posted On Kitab Nagri

دروازے پر دستک دیتے ہوئے اس کے ہاتھ کانپ رہے تھے۔ دو تین بار دستک دینے کے بعد اندر سے ایک بوڑھی عورت باہر آئی۔

جی بیٹا کس سے ملنا ہے۔

یہ یوسف صاحب کا گھر ہے؟ جی ہاں۔ آپ کون؟

مجھے مشال سے ملنا ہے۔



عورت نے منہ پر ہاتھ رکھ کر سر سے پاؤں تک اس کا جائزہ لیا۔ اور اسکے لئیے دروازہ کھولتی ہوئی۔ اسے لئیے ایک کمرے میں آگئی۔ بیٹھو بیٹا مشال اور ماہ رخ ابھی کہیں گئی ہوئی ہیں۔ تھوڑی دیر تک بس آتی ہوں گی۔

Posted On Kitab Nagri

تم مشال کے شوہر ہونہ؟

ان کی بات پر اس نے چونک کر انہیں دیکھا اور اثبات میں سر ہلادیا۔

تبھی باہر سے آوازیں آنا شروع ہو گئی ہیں جیسے کوئی بحث کر رہا ہو۔ از لان اپنا سارا دھیان موبائی ل میں مرکوز کیے تھا۔

لیکن آوازیں تیز سے تیز تر ہوتی جا رہی تھیں۔ از لان جنجھلا کر اپنی جگہ سے اٹھا اور کمرے میں موجود اکلوتے دروازے سے باہر نکل آیا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

سامنے کا منظر دیکھ کر اس کے ہوش اڑ گئے۔ جہاں ایک لڑکی کے پیچھے چھپی بلیک عبایا میں ملبوس مشال تھی۔ جبکہ سامنے چار آدمی صحن میں پڑی پلاسٹک کی کرسیوں میں براجمان تھا۔ ان میں سے ایک مولوی صاحب تھے۔ جبکہ ایک آدمی کھڑا از لان کو اندر لانے والی خاتون سے بحث کر رہا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

ان لوگوں میں سے کسی کی بھی نظر از لان پر نہیں پڑی تھی۔ وہ خود ہی آگے بڑھ آیا۔

جی کیا میں پوچھ سکتا ہوں کیا مس ئی لہ ہے؟؟

اسے دیکھ کر مشال کی جان میں جان آئی ی۔ جو آدمی بحث کر رہا تھا اس نے سوالیہ نظروں سے اس عورت کی طرف دیکھا۔

یہ کون ہے؟ اور یہاں کیا کر رہا ہے؟۔



یہ مشال کا شوہر ہے اور اسے لینے آیا ہے۔ اس عورت کی بات پر مشال کا دل کیا کہ زمیں پٹھے اور وہ اس میں سما جائے۔

از لان چوہدری بہت اعتماد سے آگے بڑھا اور مشال کو اپنا سامان لانے کے لئیے کہا۔

Posted On Kitab Nagri

جبکہ سامنے کھڑے لوگوں کو ایسا لگ رہا تھا جیسے سانپ سو نگھ گیا ہو۔

تم تو ایم این اے از لان چوہدری ہونہ۔ ان میں سے ایک آدمی از لان کو دیکھتے ہوئے بولا۔

ہم کیسے یقین کر لیں کہ یہ تمہاری بیوی ہے۔

یقین کرنا ہے تو کرو نہیں تو تم لوگوں کی مرضی۔۔ تم اگر ثبوت نہیں دو گے تو ہم تمہیں اس لڑکی کو یہاں سے لے کر نہیں جانیں دیں گے۔ آچھا تم رو کو گے مجھے از لان نے اس کی طرف پیش قدمی کی جبکہ وہ شخص الٹے قدموں دروازے کی طرف بڑھنے لگا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

تت تم مجھے جانتے نہیں ہو؟ وہ شخص ہکلاتے ہوئے بولا۔

آچھا کون ہو تم زرا مجھے بھی تو پتہ چلے۔ میں بہت الٹی کھوپڑی کا بندہ ہوں۔ تم لوگ اس لڑکی کے ساتھ اس سے پہلے جو کچھ کر چکے ہو وہ کافی ہے۔ اب مزید مجھے یہاں نظر نہ آؤ تم لوگ۔

Posted On Kitab Nagri

وہ شخص بڑبڑاتا ہوا وہاں سے چل دیا۔ اس کے پیچھے اس کے دوست اور مولوی صاحب بھی نکل گئے۔

تبھی اپنے پیچھے کھٹکے کی آواز پر ازلان دیکھا تو بیگ لئیے مشال کھڑی تھی۔

چلیں۔ ازلان کے پوچھنے پر اس نے سر اثبات میں ہلایا۔

ازلان نے آگے بڑھ کر اس عورت کا شکریہ ادا کیا۔ آپ نے اتنے دن اسے اپنے پاس رکھا۔ اس کی حفاظت کی۔ میں آپ کا یہ احسان کبھی نہیں چکا پاؤں گا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

اس کے والٹ میں اس وقت جتنے پیسے تھے اس نے سارے نکال کر اس عورت کی مٹھی میں رکھ دیئے۔ وہ نہ نہ کرتی رہ گئی۔ لیکن ازلان نے زبردستی انہیں وہ پیسے تھمائے۔

Posted On Kitab Nagri

اور آگے بڑھ کر مشال کے ہاتھ سے بیگ لے لیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ گاڑی میں گہری خاموشی چھائی ہوئی تھی۔ گاڑی پھر سے اسی راستے پر رواں دواں تھی۔ لیکن اب از لان مطمئن تھا۔ اسے منزل پر پہنچنے کی کوئی جلدی نہیں تھی۔ وہ سرشار سا بیٹھا تھا۔ وہ اس عورت کی بات کو سوچ سوچ کر ہی خوش ہو رہا تھا۔ یہ مشال کا شوہر ہے اسے لینے آیا ہے۔ ”اس کے کانوں میں یہ باز گشت رس گھول رہی تھی۔“

جبکہ اس کے ساتھ بیٹھی مشال سے شرمندگی کے مارے سراو پر نہیں اٹھایا جا رہا تھا۔

پلینز یہاں گاڑی ایک سائیڈ پیہ روکیں۔

www.kitabnagri.com

مجھے ہاسپٹل جانا ہے۔

ہاسپٹل۔۔۔۔۔۔ کیوں۔۔۔ اس سے سوال کرنے کے ساتھ ہی اس نے گاڑی روک دی۔

Posted On Kitab Nagri

وہ بھیہا سپٹل میں ہیں۔ میں نے اسی لئی آپ کو کال کر کہ بلایا تھا۔

کون سے ہاسپٹل ہے؟ کیا ہوا ہے اسے؟ اس نے گاڑی سٹارٹ کرتے ہوئے اس سے سوال کیا۔

آپ رہنے دیں آپ کو تکلیف ہوگی۔ میں یہاں سے ٹیکسی لے لوں گی۔

اس کی بات سن کر از لان کا دماغ کھول اٹھا۔

Kitab Nagri

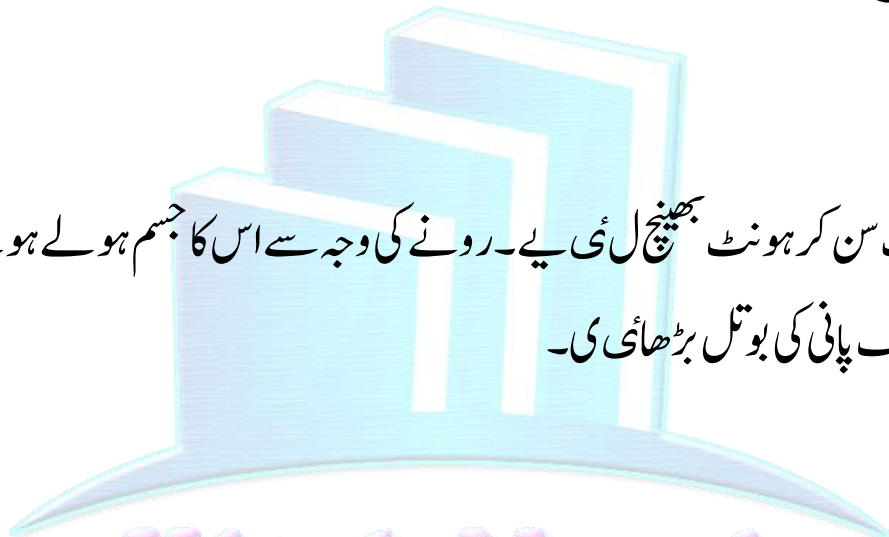
بتائیے کون سے ہاسپٹل میں ہے وہ؟ آپ کا بھائی ہی ہے تو میرا بھی دوست ہے وہ۔ اس نے غصے سے چبا چبا کر الفاظ ادا کیے۔

مشال اس کے غصے سے ڈر کر ہاسپٹل کا نام بتا کر خاموش ہوگی۔ کچھ بولیں گی آپ؟ آپ سے پوچھا رہا ہوں کیا ہوا ہے اسے؟

Posted On Kitab Nagri

مجھے نہیں پتہ ہم لوگ سکینہ پھپھو کی تدفین کے لئے ان کے گاؤں گئی تھے۔ واپس آئے تو پاشا ہمارے گھر کے باہر کھڑا تھا۔ اس نے بھیا سے کچھ کہا اور پھر بھیا راتوں رات ہمیں لے کر گاؤں سے چلے آئے۔ لیکن راستے میں ہی ہمارا ایکسیڈنٹ ہو گیا۔ جس میں بھیا کی ایک ٹانگ اور بازو ٹوٹ گئی۔ جبکہ میں اور اریبہ محفوظ رہے ہیں۔

ازلان نے اس کی بات سن کر ہونٹ بھیج لئی۔ رونے کی وجہ سے اس کا جسم ہولے ہولے کانپ رہا تھا۔
ازلان نے اس کی طرف پانی کی بوتل بڑھائی۔



جسے وہ ایک ہی سانس میں پی گئی۔

www.kitabnagri.com

تم جن کے گھر رہ رہی تھی۔ یہ کون لوگ ہیں۔

Posted On Kitab Nagri

یہ میری کالج کی دوست ہے۔ میں اور اریبہ باری باری بھیا کے پاس ہاسپٹل میں رہتے تھے۔ ایک دن اریبہ اور ایک دن میں تو ہم رات کو اس کے گھر آ جاتے تھے۔ اور وہ آدمی کون تھا۔

وہ ماہ رخ کا کرن تھا۔ اس نے ایک دن مجھے ماہ رخ کے گھر سے نکلتے دیکھ لیا تو اس کے بعد پیچھے ہی پڑھ گیا۔

میں نے اس سے ہی تنگ آ کر آپ کو کال کی تھی۔ لیکن آج تو اس نے حد ہی کر دی۔ مولوں صاحب کو لے کر آ گیا۔ اگر آپ نہ آتے تو نہ جانے میرا کیا ہوتا۔ اس نے جھر جھری لی۔-----ہاسپٹل میں اسے اتنا دیکھ کر سیف کی آنکھوں میں ایک خوف سا بھا گیا۔ اس نے اٹھنے کی کوشش کی لیکن از لان نے اسے سہارا دے کر واپس لیٹا دیا۔ کیسے بے وفا ہو یا رہے۔ جانتے ہو میں تمہیں کتنی کا لزی ہیں لیکن تمہارا نمبر مسلسل بند جا رہا تھا۔ میرا موبائل گم ہو گیا ہے۔ ہم۔۔۔۔

Kitab Naezi

تجہبی ڈاکٹر رائنڈ پر آئے اور چیک اپ کے بعد سیف کو ڈسچارج کر دیا۔ اس کے ڈسچارج کی بات سن کر اریبہ اور مشال دونوں پریشان ہو گئی۔ جو جمع پونجی تھی وہ ہاسپٹل میں خرچ ہو گئی۔ گاؤں وہ لوگ جا نہیں سکتے تھے۔

Posted On Kitab Nagri

سیف نے سختی سے منع کیا تھا کہ وہاں ہماری جانوں کو خطرہ ہے۔ اس لئی وہاں کے بارے میں تو سوچیں
بھی مت

ازلان کسی سے موبائی ل پر بات کرتا ہوا باہر نکل گیا۔ اریبہ اور مشال نے پریشانی سے رونا شروع کر دیا۔ پھر
سیف کی آواز سنائی دی۔ اریبہ تمہارے گھر چلتے ہیں۔ ہاں کیوں نہیں میرا نہیں وہ آپ کا بھی گھر ہے۔ اس کی
بات کے جواب میں وہ کچھ نہیں بولا۔ بس خاموش نظروں سے اسے دیکھنے لگا۔

تبھی ازلان کی واپسی ہوئی۔ تم لوگوں نے سامان باندھ لیا ہے؟ جی! آپ جائیں ہم لوگ چلے جائیں گے۔
ازلان نے گاڑی کی چابی مشال کی طرف بڑھائی۔ تم اور بھابھی جا کر گاڑی میں بیٹھو۔ میں سیف کو لے کر آتا
ہوں۔ لیکن۔۔۔۔۔ لیکن ویکن کچھ نہیں۔ جتنا بولا ہے اتنا کرو۔

www.kitabnagri.com

مشال نے سیف کی طرف دیکھا تو اس نے آنکھ کے اشارے سے جانے کے لئی کہا۔

Posted On Kitab Nagri

وہ اس وقت دو کمروں کے فلیٹ میں موجود تھے۔ سجا سنورا ہر طرح کے فرنیچر سے راستہ چھوٹا سا فلیٹ بہت خوبصورت تھا۔

سیف کو کمرے میں چھوڑ کر وہ جانے کے لئے مڑا تو سیف نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا۔

مجھے تم سے کچھ بات کرنی ہے؟۔ بولو! میں سن رہا ہوں۔

تم یہ سب کچھ کیوں کر رہے ہو؟۔ کیونکہ تم میرے دوست اور تم نے میرے ہر آچھے برے وقت میں میرا ساتھ دیا ہے۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

تو۔۔۔۔۔ تو پھر

بولو رک کیوں گئی سیف بولو۔۔

Posted On Kitab Nagri

بڑے چوہدری مشال کو کیوں مارنا چاہتے ہیں؟

یہ تم سے کس نے کہا؟۔

انہوں نے پاشا کو کہا تھا کہ وہ مشال کو ختم کر دے۔

ازلان نے غصے سے مٹھیاں بھینچ لیں اور کمرے میں چکر کاٹنے لگا۔ اور پھر تیزی سے کمرے سے نکل کر ساتھ والے کمرے میں گیا۔ جو کہ اس کے زیر استعمال تھا۔ یہ فلیٹ اس نے اپنی پڑھائی کے دوران لیا تھا۔ اور پھر اس کے بعد بھی جب کبھی لاہور آنا ہوتا وہ ہوٹل کی بجائے یہی رکتا تھا۔ اس نے الماری میں سے فلیٹ کے پیپرز نکالے اور اپنے وکیل کو کال کرنے لگا۔

www.kitabnagri.com

تبھی واش روم کا دروازہ کھلا اور مشال شاہ لے کر باہر نکلی۔ اسے کمرے میں دیکھ کر دروازے میں ہی رک گئی۔ اس کے بالوں سے گرتی پانی کی بوندیں اس کے چہرے کو بھگور ہی تھیں۔ گلے میں پڑا دوپٹہ ایک سائیڈ کو ڈھلک گیا تھا۔ ازلان ایک ٹرانس کی کیفیت میں چلتا ہوا اس کے قریب آیا۔

Posted On Kitab Nagri

مشال نے اس کی نظروں سے گھبرا کر جلدی سے دوپٹہ ٹھیک کیا۔ سوری مجھے نہیں پتہ تھا یہ آپ کا کمرہ ہے؟ اس کمرے میں آنے کا حق صرف تمہیں ہی تو ہے۔ یہ کہہ کر وہ کمرے سے نکل گیا۔

----- اور پھر نہ جانے دونوں کے درمیان کیا بات ہوئی ی۔ اور سیف نے مشال سے پوچھے بغیر اس کا نکاح کرنے کا فیصلہ کر لیا۔ اسی شام کو ازلان چند گواہوں اور نکاح خواں کے ہمراہ چلا آیا۔

اسے ایک بیگ اریبہ کی طرف بڑھایا جس میں مشال کا ڈریس تھا۔ تھوڑی دیر کے بعد اریبہ نے مشال کو لا کر سیف کے پاس بیڈ پر بٹھا دیا۔



مشال کو ہتھکین ہی نہیں آ رہا تھا۔ کہ اس کا بھائی ی اس کے ساتھ ایسے بھی کر سکتا ہے۔

وہ ایسے شخص سے کیسے شادی کر سکتی ہے۔ جس کی نظر میں عورتوں کی عزت دو کوڑی کی تھی۔ اسے ابھی بھی اس کی وہ نظریں یاد تھیں۔ جن میں حیوانیت تھی۔ تبھی مولوی صاحب کی آواز گونجی۔

Posted On Kitab Nagri

مشال مسعود ولد مسعود احمد آپ کا نکاح از لان چوہدری ولد سکندر چوہدری حق مہرا کہ رائیج الوقت دالا کہ روپیہ مقرر کیا گیا ہے۔ آپ کو قبول ہے۔ از لان چوہدری کاہر عضو سماعت بن گیا۔ اسے ڈر تھا کہ وہ انکار کر دے گی۔ ایک۔۔۔۔۔ دو۔۔۔۔۔ تین گھڑی کی سوئی یوں کی ٹک ٹک کے ساتھ خاموشی کا دورانیہ طویل ہونے لگا۔ اور ایک پل کے لئی یہ از لان کی دھڑکن بھی رک گئی تھی۔

اس کا دل گھڑی کی سوئی یوں کے ساتھ دھڑک رہا تھا۔

اس نے سفید رنگ کے نفیس سے جوڑے میں ملبوس مشال کے جھکے سر پر ایک نظر ڈالی۔ اور اپنی جگہ سے کھڑا ہو گیا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

قبول ہے کی ہلکی سی آواز اس کے کانوں سے ٹکرائی تو اسے اپنی سماعت پر یقین نہیں آیا۔ مولوی صاحب نے دوبارہ سے وہی الفاظ دہرائے تو اب کی بار واضح سنائی دی۔ قبول ہے۔

سائین کے لئی بے نکاح نامہ اس کے آگے رکھا گیا تو تھوڑی سی جھجک کے بعد اس نے سائین کر دی۔

Posted On Kitab Nagri

ازلان نے اس کے ہاتھ سے پین لینا چاہی تو اس نے اس کے ہاتھ میں دینے کی بجائے ٹیبل پر رکھ دی۔

مولوی صاحب کے نکلتے ہی مشال نے سیف کے کندھے پر سر رکھ کر رونا شروع کر دیا۔

ازلان مولوی صاحب اور گواہوں کو رخصت کر کے لوٹا تو وہ اس کی آواز پر سیدھی ہو کر بیٹھ گئی۔ اسے دیکھ کر اس نے اپنے دوپٹے کا ایک کونہ اپنے چہرے کے آگے کر لیا۔ ایک جاندار مسکراہٹ نے ازلان کے ہونٹ کے کناروں کو چھوا۔ جسے اس نے جلدی سے چھپا لیا۔

اب ہمیں اجازت ہے سیف مجھے جلد سے جلد نکلتا ہوگا۔ مشال اگر رہنا چاہیں تو رہ سکتی ہیں۔

ہاں میں بھی آپ کے پاس ہی رکوں گی۔ اس کی بات سن کر وہ جلدی سے بولی اور سیف سے پہلے ہی بول اٹھی۔

اور تبھی اسے چہرہ چھپانا یاد نہ رہا۔ آنکھیں پھاڑے اسے دیکھ رہی تھی۔ جیسے کہہ رہی ہو جاتے کیوں نہیں۔

Posted On Kitab Nagri

اُس کی جس وقت آنکھ کھلی اس نے خود کو نرم گرم بستر پر پایا۔ تھوڑی دیر اپنے ارد گرد دیکھتے ہوئے پہچاننے کی کوشش کی وہ اس وقت کہاں ہے؟

سب کچھ یاد آنے پر وہ سر کو دونوں ہاتھوں میں تھام کر بیٹھ گئی۔ اس کا سر بہت بھاری ہو رہا تھا۔ اس نے سر اٹھا کر دیکھا تو بھاری اور دبیز پردوں کی وجہ سے پتہ نہیں چل رہا تھا کہ رات ہے یا دن۔ اس نے کمرے کا جائی زہ لیا جو قیمتی فرنیچر سے آراستہ تھا۔ ہر چیز بہت سلیقے سے رکھی ہوئی تھی۔ وہ بیڈ سے اتر کر باہر آئی تو یہ کسی گھر کی بلائی منزل تھی۔ سیدھے ہاتھ سے سیڑھیاں نیچے کی طرف جاتی دیکھائی دیں۔ وہ سیڑھیوں سے نیچے آئی تو آگے لیونگ روم تھا۔ سامنے ٹی وی چل رہا تھا۔ جس پر کوئی نیوز اینکر زور شور سے اپنے سامنے موجود مہمانوں سے بحث و مباحثہ میں مصروف تھا۔ وہ حیران کھڑی تھی کہ نہ جانے از لان کہاں ہے اور وہ یہاں تک کیسے آئی؟ یہ کس کا گھر ہے؟

www.kitabnagri.com

تبھی ایک طرف سے از لان ہاتھ میں کافی کا کپ تھامے آیا اور بت بنی کھڑی مشال کو دیکھ کر اس کے ہونٹوں پر مسکراہٹ دوڑ گئی۔

Posted On Kitab Nagri

ازلان تم جاگ گئی ہو؟ وہ جو پہلے ہی ڈری ہوئی تھی۔ اپنی پشت پر اس کی آواز سن کر ہڑبڑا کر پیچھے ہوئی۔ اور پیچھے لگے دیوار گیر آئی نے سے جا ٹکرائی۔ ازلان نے اپنے ہاتھ میں موجود کپ اس کی طرف بڑھایا۔ جسے اس نے جلدی سے تھام لیا۔ اسے اس کی بہت طلب ہو رہی تھی۔

ازلان واپس مڑ گیا جبکہ وہ چلتی ہوئی جا کر عین ٹی وی کے آگے بیٹھ گئی۔ وہ خالی دماغ کے ساتھ ٹی وی دیکھ رہی تھی۔ ازلان اپنا کپ اٹھائے اس کے برابر آ کر بیٹھ گیا۔ لیکن اس نے دیکھا وہ دماغی طور پر حاضر نہیں تھی۔ اس نے اس کے سامنے چٹکی بجائی تو اس نے اپنی ایزل براؤن آنکھیں ازلان کی ڈارک براؤن آنکھوں سے ٹکرائی تو اس کی آنکھوں میں لودیتے جڑبوں سے مشال نے نظریں چرائیں۔ جبکہ ازلان چاہ کر بھی ایک پل کے لئی اپنی نگاہیں اس پر سے نہیں ہٹا پا رہا تھا۔

Kitab Nagri

گہری خاموشی اور اس کی نگاہوں سے گھبرا کر اس نے ٹائی م پوچھا۔
www.kitabnagri.com

ازلان اس کی بے وقوفی پر مسکرا دیا۔ وہ جو پورے انہماک سے ٹی وی دیکھ رہی تھی۔ اسے سامنے موجود وقت نظر نہیں آرہا تھا۔ اسے بھی شاید احساس ہو گیا تھا اس لئی دوا بارہ سوال نہیں کیا۔ رات کے دس بج رہے ہیں۔ مجھے اریبہ سے بات کرنی ہے؟

Posted On Kitab Nagri

جبکہ دروازے کے باہر کھڑے ازلاان نے غصہ ضبط کرتے ہوئے مٹھیاں بھینچ لیں۔

----- وہ اسے ڈھونڈتی نیچے آئی جہاں وہ کھانے کی ٹیبل پر بیٹھا کھانا کھانے میں مصروف تھا۔ اس نے نظر اٹھا کر بھی مشال کی طرف نہیں دیکھا۔ بس ہاتھ کے اشارے سے اسے کھانے کے لئیے بولا۔ کھانے کو دیکھ کر مشال کی بھوک چمکی وہ بیٹھی تو اس نے اس کے آگے رکھی پلیٹ میں بریانی ڈال دی۔ اسے شاید بھوک زیادہ لگی تھی تبھی وہ تیز تیز ہاتھ چلانے لگی۔ از لان اپنا کھانا ختم کر کر سینے پر ہاتھ باندھے اسے کھاتے دیکھنے لگا۔ جب اس کی پلیٹ میں چاول ختم ہونے لگے تو از لان نے پوچھے بغیر مزید چاول ڈال دیے۔ اب کی بار شاید شرمندگی سے اس نے ہاتھ کھینچ لیا۔ اس کی شرمندگی بھانپتے ہوئے از لان وہاں سے اٹھ گیا۔

کھانے کے بعد برتن دھو کر وہ لاؤنج میں آ کر بیٹھ گئی۔

www.kitabnagri.com

[illegible]

Posted On Kitab Nagri

اپنے پہلو میں لیٹی مشال پر ایک نظر ڈالی۔ ایک ہاتھ گال کے نیچے رکھے جب کہ دوسرا ہاتھ از لان کے سینے پر موجود تھا۔

از لان نے اس کے ہاتھ کو اپنی نرم گرفت میں لیا اور اس کی پشت پر اپنے ہونٹ رکھ دیے۔ اس کا لمس پا کر مشال ہلکا سا کسمسائی تو از لان نرمی سے اس کا ہاتھ اپنے سینے سے ہٹاتے ہوئے اٹھ گیا۔

یہ اس کی زندگی کی خوبصورت صبح تھی۔ پچھلے آٹھ ماہ سے وہ روز رات کو یہی تو خواب دیکھتا آ رہا تھا۔ وہ فریش ہو کر باہر آیا تو وہ پاؤں لٹکائے بیڈ پر بیٹھی تھی۔ مشال نے بغیر شرٹ کے از لان کو دیکھ کر نظریں جھکا لیں۔ از لان نے اس پر ایک نظر ڈالی اور وارڈروب کی طرف بڑھ گیا۔ نیوی بلیو کلر کی شرٹ نکال کر پہنی اور ہاتھ میں ایک پنک کلر کا نفیس سے کام والا جوڑا لاکر مشال کے پاس رکھ دیا۔ اور وہیں کھڑے شرٹ کے بٹن بند کرنے لگا۔ اس کی نظریں مشال کے چہرے کا طواف کر رہی تھیں۔

مشال کپڑے ہاتھ میں لے کر تیزی سے واش روم میں گھس گئی۔ وہ باہر نکلی تو وہ کوٹ پہنے ونڈو کے پاس کھڑا کسی سے فون پر گفتگو میں مصروف تھا۔ مشال ڈریسنگ کے آگے کھڑے ہو کر اپنے بال سلجھانے لگی۔ لمبے گھنے بالوں نے اس کی پشت کو ڈھانپ رکھا تھا۔ از لان بات کرتا ہوا غیر ارادی طور پر اس کے پیچھے آ کر کھڑا ہو گیا

Posted On Kitab Nagri

اور آئی نے میں نظر آتے اس کے عکس پر نظریں جمادیں۔ مثال کی پشت اس کے سینے سے ٹکرا رہی تھی۔ اسے اپنے اتنے قریب دیکھ کر اس کے ہاتھ سے برش گر گیا۔ از لان مسکرا کر تھوڑا سا آگے کو جھکا اور اسکی کان کی لو پر اپنے لب رکھ دیے۔ اس کی اس حرکت پر وہ شرم سے سرخ پڑ گئی اور خود میں سمٹ گئی۔ جبکہ از لان نے سیدھا ہوتے ہوئے اس کے چہرے پر ایک نظر ڈالی۔ میں آفس جا رہا ہوں جلدی واپس آ جاؤں گا۔ اور کمرے سے نکل گیا۔ اس کے نکلتے ہی مثال دل پر ہاتھ رکھتے ہوئے بیڈ پر بیٹھ گئی۔ یہ مجھے کیا ہو رہا ہے، اس شخص کے سامنے میری زبان کوتالے کیوں لگ جاتے ہیں۔ اس نے اپنے دل پر ہاتھ رکھا جو دو گنی رفتار سے دوڑ رہا تھا۔ اس کی حرکت یاد کر کے وہ کان کی لوؤں تک سرخ پڑ گئی۔

تم سے کچھ کہنے کو تھا بھول گیا

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

ہائے، کیا بات تھی کیا بھول گیا

ہو گئی سینکڑوں باتوں کی وفا

ہنس کے جب تو نے کہا میں بھول گیا۔

Posted On Kitab Nagri

وہ ابھی ابھی آفس سے لوٹا تھا۔ اس کا آج آخری دن تھا آفس میں کیونکہ یہ حکومت اپنی مدت پوری کر چکی تھی۔ اور اب نئے الیکشن ہونے تھے۔ وہ آنکھیں موندے صوفے کی پشت پہ سر ٹکائے بیٹھا تھا۔

اسے اپنے قریب آہٹ محسوس ہوئی تو اس نے جھٹ سے آنکھیں کھولی۔ اس نے سر جھٹک دوبارہ سے سامنے نظر آتا نظارہ دیکھا۔ جہاں لال جوڑے میں ملبوس دونوں ہاتھوں میں بھر بھر کے چوڑیاں ڈالی گئی تھیں۔ نفاست سے دوپٹہ سر پر ٹکائے اس کی نظروں کے ارتکاز سے کنفیوژسی مشال نظریں جھکائے کھڑی تھی۔

آپ کے لئیے کھانا لگاؤں؟

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

ہممم! لگاؤ میں فریش ہو کر آتا ہوں۔ ساتھ ہی کوٹ اپنی بازو پر ڈال کر وہ اپنے کمرے کی طرف بڑھ گیا۔ اور اس کے اس طرح انکور کرنے پر اسے اپنی تیاری پھیکی سی لگی۔

Posted On Kitab Nagri

ازلان جانتا تھا وہ اس کے لئیے ہی تیار ہوئی ہے لیکن وہ بھی گزرے ایک سال کا بدلہ لینا چاہتا تھا۔ اس نے بھی ازلان کو بہت ستایا تھا۔ کہیں کہیں دن تو وہ اس سے بات ہی نہیں کرتی تھی۔ لیکن پھر اس کی توجہ اور محبت نے آہستہ آہستہ اس کے دل میں ازلان نے جگہ حاصل کر لی۔ سیف بھی اب بالکل ٹھیک تھا۔ اس نے ازلان کا فلیٹ چھوڑ دیا تھا اور لاہور میں ہی ایک دو کمروں کا گھر کرائے پر لے لیا تھا۔ اس کی چال میں ہلکی سی لنگڑاہٹ آ گئی تھی۔ لیکن وہ اپنے پاؤں پر کھڑا ہو گیا تھا۔

ازلان کو پارٹی کی طرف سے ٹکٹ آفر کیا گیا تھا لیکن اس نے انکار کر دیا کہ وہ سیاست سے کنارہ کشی اختیار کرنا چاہتا ہے۔

اس بات کی خبر جب حویلی میں پہنچی تو حاکم علی خان اسی وقت پاشا کے ساتھ اسلام آباد کے لئیے روانہ ہو گئے۔ ان کا خیال تھا وہ از لان کو قائل کر لیں گے۔ وہ اس کے سیاست میں ہونے سے بہت سے مفادات حاصل کرنا چاہتے تھے۔ لیکن وہ یہ نہیں جانتے تھے کہ وہ اب پہلے والا از لان نہیں رہا تھا۔ اس نے سوچ لیا تھا کہ وہ لوگوں کی خدمت جاری رکھے گا۔ لیکن اپنے طریقے سے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

وہ صبح سویرے اٹھ جاتا تھا۔ مشال کی صبح لیٹ ہوتی تھی۔ وہ نماز پڑھ کر سو جاتی تھی۔ اس وقت بھی وہ لان میں بیٹھا اخبار کی ورق گردانی کر رہا تھا۔ تبھی گیٹ واہوا اور بلیک مرسدیز گراج میں آ کر رکی۔ گاڑی کو پہچانتے ہی وہ استقبال کے لئیے اٹھ کھڑا ہوا۔

حاکم علی خان نے بہت جوش سے از لان کو گلے لگایا۔

تم تو حویلی کا راستہ ہی بھول گئی ہو؟؟

وہ خاموش ہی رہا اور ملازم کو ناشتہ لگانے کے لئیے کہا۔

آپ اتنی صبح صبح کیسے آگئی؟

بس تمہاری یاد کھینچ لائی ہے۔

وہ طنزیہ مسکرایا اور سر اثبات میں ہلایا۔

دادا جی میں گاؤں گیا تھا۔

www.kitabnagri.com

گاؤں گئی تھیں؟ گاؤں تو تم پچھلے ایک سال سے نہیں آئے ہو۔

اس نے اپنی گہری بھوری آنکھیں حاکم علی کے چہرے پر گاڑ دیں۔

دادا جی میں گیا تھا۔ اور راستے میں مجھے دین محمد ملا تھا زخمی حالت میں۔

آپ جانتے ہیں نہ دین محمد کو؟

Posted On Kitab Nagri

حاکم علی کے چہرے پر ایک سایہ سا آکر لہرا گیا۔

وہ تمہیں کہاں ملا ہے وہ تو۔۔۔۔۔

وہ تو آپ کی قید میں تھا تو وہ مجھے کیسے مل گیا۔

بس قدرت کے قانون سے وہ اس قید سے بھاگ نکلا اور میری گاڑی سے ٹکرا گیا۔ اور اسے دیکھ کر میری آنکھوں میں بچپن کا ایک دھندلا سا عکس لہرا گیا۔ جسے اس کی باتوں نے صاف کر دیا۔ کیا قصور تھا میری ماں کا؟ یہی کہ وہ آپ کے بیٹے کی پسند تھی۔۔

آپ کو اس کے باطن سے پیدا ہونے والا بیٹا تو قبول تھا لیکن وہ نہیں۔

آپ میری ماں کے قاتل ہیں۔

اس کی آنکھوں میں ایک درد تھا جس کا مدوا شاید ہی ممکن تھا۔ آپ نے اس دوائی کو کتنے پیسے دئیے تھے۔

حاکم علی جھکے سر سے بیٹھے رہے۔

کھانا کھا کر جائیے گا۔ یہ کہہ کر وہ اٹھ کھڑا ہوا۔ جاتے جاتے واپس پلٹا، آپ کو ایک بات تو بتانا بھول ہی گیا۔ میں نے شادی کر لی ہے۔ مشال منصور سے میرے ماموں کی بیٹی دین محمد کی پوتی سے تاریخ پھر سے دورائی

Posted On Kitab Nagri

گئی ہے۔ لیکن اس بار آپ کے سامنے سکندر حاکم علی نہیں ہے بلکہ از لان سکندر چوہدری ہے۔ اور میں اپنی فیملی کی حفاظت کرنا جانتا ہوں۔ اور ہاں میں آپ کے ساتھ ہی رہا ہوں آپ کے ہر اگلے قدم پر میری نظر ہوگی۔

لیکن اس سب کے باوجود مجھے آپ کی عزت بہت پیاری ہے۔ میں اپنی بیوی کو نہیں بتا سکا میرا اس سے کوئی اور رشتہ بھی ہے۔ وہ بس اتنا ہی جانتی ہے کہ میں نے اس سے ترس کھا کر شادی کی ہے۔ لیکن وہ یہ نہیں جانتی کہ میں تو مدوا کر رہا ہوں اپنوں کے کیے گئے مظالم کے۔ آپ نے ایک غلطی دوبار کیسے کرنے کی کوشش کی دادا جی۔ آپ نے اس لڑکی کو بھی مارنا چاہا جو میری زندگی ہے۔ یہ کہہ کر وہ رکنا نہیں اور اندر کی طرف بڑھ گیا۔ جبکہ ونڈو میں کھڑی یہ سب سنتی مشال نے اپنا ہاتھ دل پر رکھ لیا۔ وہ تو شاک میں تھی سب کچھ جان کر۔

اسے وہ رات یاد آرہی تھی جب وہ گاؤں سے لوٹا تھا۔ گرج چمک کے ساتھ بارش جاری تھی۔ مشال نے اسے سٹڈی کی طرف جاتے دیکھا تو اس کے پیچھے چل دی۔ کیونکہ وہ تو کہہ کر گیا تھا کہ وہ دو تین دن واپس نہیں لوٹے گا۔

Posted On Kitab Nagri

وہ جس وقت سٹری میں داخل ہوئی۔ وہاں موجود ہر چیز تہس نہس ہو چکی تھی۔ جب وہ اندر داخل ہوئی تو ایک بھاری فائل اڑتی ہوئی مشال کے سر پر آ گئی۔ مشال کے منہ سے ایک بلند چیخ برآمد ہوئی تو از لان نے اس کی سمت دیکھا اور اپنی لال آنکھوں سے اس کی طرف دیکھنے لگا جیسے بچانے کی کوشش کر رہا ہو۔

اس سے ڈر کر وہ اپنے کمرے میں آگئی اور اگلے دن ناشتے پر وہ نارمل تھا۔ ناشتے کے بعد اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے کمرے میں لے آیا اور سر پر موجود ہلکے سے زخم کو غور سے دیکھنے لگا اور بینڈیج کر کے بغیر کچھ کہے آفس کے لئیے نکل گیا تھا۔

حاکم علی بغیر کچھ کہے واپس لوٹ گئی۔ اپنے کمرے سے دیکھتے از لان کے دل کو کچھ ہوا۔

جو بھی ہو لیکن وہ اس کے دادا جی تھے۔ انہوں نے بہت لاڈ سے اسے پالا تھا۔ جس وقت وہ گاڑی میں بیٹھنے لگے اس وقت دوڑتی ہوئی مشال ان کے پاس پہنچی۔ دادا جی کھانا کھا کر جائیے گا۔

حاکم علی نے مڑ کر اس کی طرف دیکھ کر اپنا ہاتھ اس کے سر پر رکھ دیا۔ سدا سہاگن رہو پتران کی آواز میں آنسو کی نمی تھی۔ میں از لان سے ملنے آیا تھا۔ واپس آؤں گا تمہاری بی جان کو لے کر اور گاڑی میں بیٹھ گئی۔

مشال کی زندگی میں از لان چوہدری بہت اونچے مقام پر بیٹھا تھا۔ جس شادی کے آغاز میں بہت مایوسیوں میں گری تھی۔ وہ نہیں جانتی تھی کہ یہ اس کے رب کا فیصلہ ہے۔

Posted On Kitab Nagri

اور بے شک وہ بہترین فیصلہ کرنے والا ہے۔

آج مسلسل تیسرا دن تھا وہ کھانے پر اس کا انتظار کر رہی تھی جبکہ وہ تھا کہ گھر ہی نہیں آ رہا تھا۔ رات گئی ہے کہیں گھر لوٹا اور پھر صبح سویرے نکل جاتا۔ آج بھی مشال مایوس ہو کر کھانا سمیٹ کر کمرے میں آگئی۔ وہ نماز پڑھ کر سونے کے لیٹی تو نہ جانے کیوں اس کی آنکھوں سے آنسو کا ایک ریلہ سا نکلا۔ جب تک وہ اس کے قریب آنا چاہتا تھا، وہ اس سے دور بھاگتی رہی۔ اور اب جبکہ وہ اس کے پاس آنا چاہتی ہے وہ اس سے بھاگ رہا ہے۔

صبح مشال کی آنکھ کھلی تو اسے سانس لینے میں دشواری ہو رہی تھی۔ اس نے دیکھا تو وہ از لان چوہدری کی بانہوں کی مضبوط گرفت میں تھی۔ وہ تیزی سے پیچھے ہوئی۔ تھوڑی دیر اپنی سانس بحال کی اور پھر اٹھنے سے پہلے وہ از لان کی طرف جھکی اور اپنے لب اس کی پیشانی پر رکھ دیے۔ وہ پیچھے ہوئی تو از لان آنکھیں کھولے اسے دیکھ رہا تھا۔ مشال شرمندہ ہو گئی اور تیزی سے بیڈ سے نیچے اترنا چاہا لیکن اس سے پہلے ہی اس کا بازو از لان کی گرفت میں تھا۔

www.kitabnagri.com

میڈم ایسے چوری چھپے یہ سب کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ ہم پر ہم سے زیادہ آپ کا حق ہے۔ اس کی بات پر وہ سرشار سی کھلکھلا کر ہنس دی۔ جبکہ از لان چوہدری اس کی ہنسی میں کہیں کھوسا گیا۔

ختم شد

Posted On Kitab Nagri

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

samiyach02@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

samiyach02@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595